سندھ • سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ

نہم جماعت ترجمہ القرآن المجید
مکمل کتاب نوٹس

9th Class Tarjuma-tul-Quran Notes — Sindh Textbook Board — Full Book Notes

یہ نوٹس سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ کی نہم جماعت ترجمہ القرآن المجید کی کتاب کے مطابق تیار کیے گئے ہیں۔
یہ نوٹس سندھ کے تمام بورڈز — کراچی، حیدرآباد، سکھر، لاڑکانہ اور میرپورخاص — کے طلبہ کے لیے ہیں۔
کتاب کی اٹھارہ سورتوں کے اہم نکات، اہم الفاظ اور خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے،
اور ہر سورت کے آخر میں اصل مشقی سوالات دیے گئے ہیں۔

کتاب کے بارے میں اور امتحانی خاکہ

یہ نوٹس سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ کی نہم جماعت ترجمہ القرآن المجید کی کتاب پر مبنی ہیں جو سندھ کے تمام بورڈز — کراچی، حیدرآباد، سکھر، لاڑکانہ اور میرپورخاص — کے لیے ہے۔ کتاب میں کل اٹھارہ سورتیں شامل ہیں جو سورۃ مریم سے شروع ہو کر سورۃ الاحقاف پر ختم ہوتی ہیں۔ ہر سورت کے اہم نکات، اہم الفاظ کے معانی، خلاصہ اور مشقی سوالات اپنے الفاظ میں لکھے گئے ہیں۔

امتحانی خاکہ (تیسری پارٹی ذرائع سے ماخوذ، سرکاری طور پر تصدیق شدہ نہیں): ترجمہ القرآن المجید کا پرچہ کل **50** نمبروں کا ہوتا ہے — معروضی حصہ **10** نمبر (دس معروضی سوالات) اور انشائی حصہ **40** نمبر۔ انشائی حصے میں مختصر سوالات **10** نمبر، قرآنی الفاظ کے معانی **5** نمبر، منتخب حصوں کا ترجمہ **15** نمبر اور سورت کے تعارف و مرکزی مضمون پر تفصیلی سوال **10** نمبر شامل ہوتے ہیں۔ یہ خاکہ تیسری پارٹی ذرائع سے ماخوذ ہے اور سندھ کے کسی بورڈ کی سرکاری دستاویز سے براہ راست تصدیق شدہ نہیں ہے؛ تازہ ترین خاکے کے لیے اپنے بورڈ کی سرکاری ویب سائٹ ملاحظہ کریں۔

نوٹس کیسے استعمال کریں

- ہر سورت کو پہلے مکمل پڑھیں، پھر اس کے اہم نکات اپنی زبان میں دہرائیں۔
- اہم الفاظ کے معانی یاد رکھیں، کیونکہ ان سے مختصر سوالات بنتے ہیں۔
- ہر سورت کے آخر میں دیے گئے مشقی سوالات حل کریں اور جوابات جوابی کلید سے ملائیں۔
- سورتوں کے مرکزی مضامین اور ان سے ملنے والے اسباق پر خاص توجہ دیں۔

سورتوں کی فہرست

1	سورۃ مریم	2	سورۃ طٰہٰ	3	سورۃ الانبیاء
4	سورۃ الحج	5	سورۃ الفرقان	6	سورۃ الشعراء
7	سورۃ النمل	8	سورۃ القصص	9	سورۃ العنکبوت
10	سورۃ الروم	11	سورۃ لقمان	12	سورۃ السجدہ
13	سورۃ سبا	14	سورۃ فاطر	15	سورۃ یٰس
16	سورۃ الصافات	17	سورۃ ص	18	سورۃ الاحقاف

نوٹ: اس کتاب میں قرآنی متن درج نہیں کیا گیا ہے۔ ترجمہ اور تشریح کے لیے اپنی درسی کتاب ملاحظہ کریں۔

سبق 1: سورۃ مریم

سورۃ مریم مکی سورت ہے جس میں حضرت زکریا، حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ اس سورت کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کی رحمت اس کے بندوں پر ہمیشہ نازل ہوتی رہتی ہے۔

اہم نکات

- حضرت زکریا علیہ السلام نے بڑھاپے میں اللہ سے نیک اولاد کی دعا کی اور اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔
- حضرت مریم علیہا السلام کی پاکیزگی اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش کا ذکر ہے۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بچپن میں ہی اپنی نبوت اور اللہ کی بندگی کا اعلان کیا۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے والد کو توحید کی طرف بلانے کی کوشش اس سورت میں بیان ہوئی ہے۔
- انبیائے کرام کی زندگیاں صبر، عبادت اور اللہ پر بھروسے کی بہترین مثال ہیں۔
- قیامت کے دن نیک لوگوں کو اللہ کی رحمت اور بدکاروں کو اپنے انجام کا سامنا کرنا ہوگا۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **رحمت:** مہربانی اور کرم • **معجزہ:** نبی کی سچائی کی نشانی کے طور پر ظاہر ہونے والا غیر معمولی واقعہ • **صبر:** مشکل میں ثابت قدم رہنا

خلاصہ: سورۃ مریم ہمیں سکھاتی ہے کہ اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے، دعا ہر مشکل کا حل ہے، اور انبیائے کرام کی زندگیاں ہمارے لیے نمونہ ہیں۔

سبق 1: سورۃ مریم — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ مریم کا مرکزی پیغام کیا ہے؟

جواب: اس سورت کا مرکزی پیغام اللہ کی رحمت، اس کی قدرت اور انبیائے کرام کی زندگیوں سے سبق حاصل کرنا ہے۔

سوال 2: حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ سے کیا دعا کی تھی؟

جواب: حضرت زکریا علیہ السلام نے بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ سے نیک اور صالح اولاد کی دعا کی تھی جو قبول ہوئی۔

سوال 3: حضرت مریم علیہا السلام کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت مریم کی زندگی سے پاکیزگی، اللہ پر بھروسہ اور مشکل حالات میں صبر کا سبق ملتا ہے۔

سوال 4: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بچپن میں کیا اعلان کیا تھا؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بچپن میں اعلان کیا کہ وہ اللہ کے بندے اور نبی ہیں۔

سوال 5: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کو کس بات کی دعوت دی تھی؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کو بتوں کی عبادت چھوڑ کر ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی تھی۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ مریم کی روشنی میں دعا کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ مریم میں حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کا واقعہ دعا کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ انسان جب دل سے اللہ کو پکارتا ہے تو اللہ اس کی دعا سنتا ہے، چاہے حالات کتنے ہی ناممکن کیوں نہ لگیں۔ بڑھاپے میں اولاد کی دعا کا قبول ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کی قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔ اس لیے مومن کو ہر حال میں دعا کرنی چاہیے اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

سوال 2: سورۃ مریم سے ہمیں انبیائے کرام کی زندگیوں کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: سورۃ مریم میں کئی انبیائے کرام کا ذکر ہے جن کی زندگیاں صبر، عبادت اور اللہ پر بھروسے کی مثال ہیں۔ حضرت زکریا نے دعا میں صبر کیا، حضرت مریم نے مشکل حالات میں اللہ پر بھروسہ رکھا، اور حضرت ابراہیم نے توحید کی دعوت میں کسی مخالفت کی پروا نہیں کی۔ ان سب سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ کا بندہ ہر حال میں اللہ کی رضا پر راضی رہتا ہے اور حق کی دعوت سے پیچھے نہیں ہٹتا۔

سبق 1: سورۃ مریم — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ مریم کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی (ب) مکی (ج) مدنی و مکی دونوں (د) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ سے کس چیز کی دعا کی تھی؟
(الف) دولت کی (ب) نیک اولاد کی (ج) بادشاہت کی (د) لمبی عمر کی

3۔ حضرت مریم علیہا السلام کے بیٹے کا نام کیا تھا؟
(الف) حضرت یحییٰ (ب) حضرت عیسیٰ (ج) حضرت موسیٰ (د) حضرت ہارون

4۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بچپن میں اپنے آپ کو کیا بتایا تھا؟
(الف) بادشاہ (ب) اللہ کا بندہ اور نبی (ج) تاجر (د) حاکم

5۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کو کس چیز کی دعوت دی تھی؟
(الف) بت پرستی کی (ب) توحید کی (ج) تجارت کی (د) ہجرت کی

6۔ سورۃ مریم کا نام کس ہستی کے نام پر رکھا گیا ہے؟
(الف) حضرت آسیہ (ب) حضرت مریم (ج) حضرت ہاجرہ (د) حضرت سارہ

7۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کس نبی کے بیٹے تھے؟
(الف) حضرت زکریا (ب) حضرت ابراہیم (ج) حضرت یعقوب (د) حضرت موسیٰ

8۔ سورۃ مریم کا مرکزی موضوع کیا ہے؟
(الف) جنگ کے احکام (ب) اللہ کی رحمت اور قدرت (ج) تجارت کے اصول (د) وراثت کے مسائل

9۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا قبول ہونے سے کیا ثابت ہوتا ہے؟
(الف) دعا بیکار ہے (ب) اللہ ہر دعا سنتا ہے (ج) اولاد قسمت سے ملتی ہے (د) دعا صرف جوانی میں قبول ہوتی ہے

10۔ انبیائے کرام کی زندگیوں کا سب سے بڑا سبق کیا ہے؟
(الف) دولت کمانا (ب) صبر اور اللہ پر بھروسہ (ج) دنیا سے کنارہ کشی (د) شہرت حاصل کرنا

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ الف 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سبق 2: سورۃ طٰہٰ

سورۃ طٰہٰ مکی سورت ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی، ان کی نبوت، فرعون کے مقابلے اور بنی اسرائیل کی نجات کا تفصیلی ذکر ہے۔ یہ سورت صبر، حوصلے اور حق پر ڈٹے رہنے کا درس دیتی ہے۔

اہم نکات

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے نبوت عطا کی اور فرعون کی طرف حق کی دعوت دینے کا حکم دیا۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے اللہ کی نشانیاں پیش کیں اور حق کا اعلان کیا۔
- فرعون نے تکبر کیا اور موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو ٹھکرا دیا۔
- اللہ نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات دی اور سمندر میں راستہ بنا دیا۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کی عبادت اور شکر گزاری کی تعلیم دی۔
- یہ سورت بتاتی ہے کہ ظلم و تکبر کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے اور حق ہمیشہ غالب آتا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **تکبر:** اپنے آپ کو بڑا سمجھنا • **نجات:** مصیبت سے چھٹکارا • **فرعون:** مصر کا ظالم بادشاہ

خلاصہ: سورۃ طٰہٰ ہمیں سکھاتی ہے کہ حق کی دعوت میں صبر اور حوصلہ ضروری ہے، ظالم کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو اس کا انجام برا ہوتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں کی مدد ضرور کرتا ہے۔

سبق 2: سورۃ طٰہٰ — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ طٰہٰ میں کس نبی کا ذکر سب سے زیادہ ہے؟

جواب: سورۃ طٰہٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر سب سے زیادہ ہے۔

سوال 2: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے کس طرف جانے کا حکم دیا تھا؟

جواب: اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف جا کر اسے حق کی دعوت دینے کا حکم دیا تھا۔

سوال 3: فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا کیا جواب دیا؟

جواب: فرعون نے تکبر کرتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو ٹھکرا دیا۔

سوال 4: بنی اسرائیل کو فرعون سے کیسے نجات ملی؟

جواب: اللہ نے سمندر میں بنی اسرائیل کے لیے راستہ بنا دیا اور وہ نجات پا گئے جبکہ فرعون اور اس کا لشکر ڈوب گیا۔

سوال 5: سورۃ طٰہٰ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس سورت سے صبر، حق پر ڈٹے رہنے اور ظلم کے خلاف کھڑے ہونے کا سبق ملتا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ طٰہٰ کی روشنی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے صبر کا سبق بیان کریں۔

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی صبر کی بہترین مثال ہے۔ انہوں نے فرعون جیسے ظالم بادشاہ کے سامنے حق کی دعوت دی، اس کی دھمکیوں سے نہیں ڈرے، اور اپنی قوم کی شکایتوں پر بھی صبر کیا۔ جب سمندر سامنے اور دشمن پیچھے تھا تو بھی انہوں نے اللہ پر بھروسہ رکھا اور اللہ نے ان کے لیے راستہ بنا دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

سوال 2: فرعون کے انجام سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: فرعون بہت طاقتور بادشاہ تھا لیکن اس کے تکبر اور ظلم نے اسے ہلاک کر دیا۔ اس نے اپنے آپ کو خدا کہلایا، حق کو ٹھکرایا اور مومنوں پر ظلم کیا۔ اس کا انجام یہ ہوا کہ وہ سمندر میں ڈوب گیا۔ اس واقعے سے سبق ملتا ہے کہ طاقت اور دولت پر گھمنڈ نہیں کرنا چاہیے، اللہ کی نافرمانی اور ظلم کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے، اور حق ہمیشہ غالب آتا ہے۔

سبق 2: سورۃ طٰہٰ — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ طٰہٰ میں کس نبی کا تفصیلی ذکر ہے؟
(الف) حضرت ابراہیم (ب) حضرت موسیٰ (ج) حضرت نوح (د) حضرت صالح

2۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس کی طرف بھیجا گیا تھا؟
(الف) نمرود (ب) فرعون (ج) قارون (د) ہامان

3۔ فرعون کی سب سے بڑی برائی کیا تھی؟
(الف) کنجوسی (ب) تکبر اور ظلم (ج) جھوٹ (د) سستی

4۔ بنی اسرائیل کو کس نے نجات دلائی؟
(الف) حضرت ہارون (ب) اللہ نے حضرت موسیٰ کے ذریعے (ج) مصریوں نے (د) انہوں نے خود

5۔ فرعون کا انجام کیا ہوا؟
(الف) وہ بادشاہ بن گیا (ب) وہ سمندر میں ڈوب گیا (ج) وہ ہجرت کر گیا (د) وہ معافی مانگ کر بچ گیا

6۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی کا نام کیا تھا؟
(الف) حضرت یوسف (ب) حضرت ہارون (ج) حضرت شعیب (د) حضرت لوط

7۔ سورۃ طٰہٰ کا مرکزی سبق کیا ہے؟
(الف) تجارت (ب) صبر اور حق پر ڈٹے رہنا (ج) کھیتی باڑی (د) سفر کے آداب

8۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے کیا پیش کیا؟
(الف) دولت (ب) اللہ کی نشانیاں (ج) لشکر (د) تحفے

9۔ ظلم کا انجام کیسا ہوتا ہے؟
(الف) اچھا (ب) برا (ج) کچھ نہیں ہوتا (د) انعام ملتا ہے

10۔ اللہ کی مدد کس کے ساتھ ہوتی ہے؟
(الف) ظالموں کے ساتھ (ب) صبر کرنے والوں کے ساتھ (ج) دولت مندوں کے ساتھ (د) طاقتوروں کے ساتھ

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سبق 3: سورۃ الانبیاء

سورۃ الانبیاء مکی سورت ہے جس میں کئی انبیائے کرام کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ تمام نبیوں کی دعوت ایک ہی تھی — اللہ کی عبادت اور شرک سے اجتناب — اور قیامت کے دن ہر انسان کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔

اہم نکات

- تمام انبیائے کرام نے اپنی قوموں کو توحید کی دعوت دی اور شرک سے روکا۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو توڑ کر قوم کو سوچنے پر مجبور کیا۔
- حضرت نوح علیہ السلام نے طویل عرصے تک اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا۔
- حضرت ایوب علیہ السلام نے بیماری اور مصیبت میں بے مثال صبر کا مظاہرہ کیا۔
- حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ کو پکارا اور اللہ نے انہیں نجات دی۔
- قیامت کے دن ہر انسان کے اعمال تولے جائیں گے اور انصاف کیا جائے گا۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **انبیاء**: نبی کی جمع، اللہ کے پیغمبر • **توحید**: اللہ کو ایک ماننا • **قیامت**: آخرت کا دن جب حساب ہوگا

خلاصہ: سورۃ الانبیاء ہمیں بتاتی ہے کہ تمام نبیوں کی دعوت ایک تھی، صبر اور دعا مصیبت میں نجات کا ذریعہ ہیں، اور آخرت کے حساب کی تیاری ہی اصل کامیابی ہے۔

سبق 3: سورۃ الانبیاء — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الانبیاء کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں کئی انبیائے کرام کے واقعات بیان ہوئے ہیں، اس لیے اس کا نام سورۃ الانبیاء رکھا گیا۔

سوال 2: تمام انبیائے کرام کی دعوت کیا تھی؟

جواب: تمام انبیائے کرام کی دعوت ایک ہی تھی — ایک اللہ کی عبادت اور شرک سے اجتناب۔

سوال 3: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کے ساتھ کیا کیا تھا؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو توڑ دیا تھا تاکہ ان کی قوم سوچے کہ جو اپنی حفاظت نہیں کر سکتے وہ معبود کیسے ہو سکتے ہیں۔

سوال 4: حضرت ایوب علیہ السلام کی زندگی کا سب سے بڑا سبق کیا ہے؟

جواب: حضرت ایوب علیہ السلام کی زندگی بیماری اور مصیبت میں صبر کی بہترین مثال ہے۔

سوال 5: حضرت یونس علیہ السلام کو کس طرح نجات ملی؟

جواب: حضرت یونس علیہ السلام نے مشکل میں اللہ کو پکارا اور اللہ نے انہیں مچھلی کے پیٹ سے نجات دی۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الانبیاء کی روشنی میں انبیائے کرام کی دعوت کے مشترک نکات بیان کریں۔

جواب: سورۃ الانبیاء سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام انبیائے کرام کی دعوت کے بنیادی نکات ایک جیسے تھے۔ سب نے اپنی قوموں کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی، شرک سے روکا، آخرت اور حساب کتاب کی یاد دہانی کرائی، اور نیک اخلاق کی تعلیم دی۔ ہر نبی نے اپنی قوم کی مخالفت اور تکلیفوں پر صبر کیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دین کی بنیاد ہر دور میں ایک ہی رہی ہے — توحید، رسالت اور آخرت پر ایمان۔

سوال 2: حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت ایوب علیہ السلام طویل بیماری اور مصیبت میں مبتلا رہے لیکن انہوں نے اللہ سے شکایت نہیں کی اور صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔ انہوں نے دعا کی اور اللہ نے ان کی بیماری دور کر کے انہیں پہلے سے بہتر حالت عطا کی۔ اس سے سبق ملتا ہے کہ مصیبت میں صبر کرنا چاہیے، اللہ سے مایوس نہیں ہونا چاہیے، اور دعا مصیبت سے نجات کا بہترین ذریعہ ہے۔

سبق 3: سورۃ الانبیاء — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ الانبیاء میں کس کا ذکر زیادہ ہے؟
(الف) بادشاہوں کا (ب) انبیائے کرام کا (ج) تاجروں کا (د) کسانوں کا

2۔ تمام نبیوں کی دعوت کیا تھی؟
(الف) دولت کمانا (ب) توحید اور شرک سے اجتناب (ج) جنگ کرنا (د) ہجرت کرنا

3۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا توڑا تھا؟
(الف) پہاڑ (ب) بت (ج) درخت (د) محل

4۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو کتنے طویل عرصے تک بلایا؟
(الف) چند دن (ب) طویل عرصے تک (ج) ایک سال (د) ایک مہینہ

5۔ حضرت ایوب علیہ السلام کس چیز کی مثال ہیں؟
(الف) دولت کی (ب) صبر کی (ج) طاقت کی (د) شہرت کی

6۔ حضرت یونس علیہ السلام نے مشکل میں کس کو پکارا؟
(الف) اپنی قوم کو (ب) اللہ کو (ج) فرشتوں کو (د) بادشاہ کو

7۔ قیامت کے دن کیا ہوگا؟
(الف) انعام کی تقسیم (ب) اعمال کا حساب (ج) نیا جہان بنے گا (د) کچھ نہیں ہوگا

8۔ شرک سے کیا مراد ہے؟
(الف) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا (ب) نماز چھوڑنا (ج) روزہ نہ رکھنا (د) جھوٹ بولنا

9۔ انبیائے کرام نے مخالفت پر کیا کیا؟
(الف) بدلہ لیا (ب) صبر کیا (ج) ہجرت چھوڑ دی (د) دعوت چھوڑ دی

10۔ سورۃ الانبیاء کا مرکزی پیغام کیا ہے؟
(الف) تجارت کے اصول (ب) توحید، صبر اور آخرت (ج) سیاست کے اصول (د) طب کے اصول

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ الف 9۔ ب 10۔ ب

سبق 4: سورۃ الحج

سورۃ الحج مدنی سورت ہے جس میں حج کے احکام، قربانی کی اہمیت اور اللہ کے گھر کی عظمت بیان ہوئی ہے۔ اس سورت میں قیامت کی ہولناکی، اللہ کی قدرت اور مومنوں کی خصوصیات بھی بیان کی گئی ہیں۔

اہم نکات

- حج اسلام کا اہم رکن ہے جو استطاعت رکھنے والے ہر مسلمان پر فرض ہے۔
- قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے جو اللہ کی رضا کے لیے دی جاتی ہے۔
- اللہ کے گھر کی تعمیر اور اس کی حفاظت کا ذکر اس سورت میں آیا ہے۔
- قیامت کے دن کی ہولناکی کا ذکر ہے کہ اس دن ہر انسان اپنے اعمال میں مشغول ہوگا۔
- مومنوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ اللہ کے ذکر سے نرم دل ہوتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔
- اللہ کی راہ میں جہاد اور دین کی سربلندی کے لیے کوشش کرنے والوں کا مقام بلند ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **حج:** مخصوص ایام میں خانہ کعبہ کی زیارت • **قربانی:** اللہ کی رضا کے لیے جانور ذبح کرنا • **تقویٰ:** اللہ سے ڈر کر گناہوں سے بچنا

خلاصہ: سورۃ الحج ہمیں سکھاتی ہے کہ حج اور قربانی اللہ کی رضا کے لیے ہیں، تقویٰ اصل مقصود ہے، اور قیامت کی تیاری کے لیے نیک اعمال ضروری ہیں۔

سبق 4: سورۃ الحج — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: حج کس پر فرض ہے؟

جواب: حج اس مسلمان پر فرض ہے جو استطاعت رکھتا ہو، یعنی سفر اور اخراجات کی طاقت رکھتا ہو۔

سوال 2: قربانی کس نبی کی سنت ہے؟

جواب: قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

سوال 3: قربانی کا اصل مقصود کیا ہے؟

جواب: قربانی کا اصل مقصود اللہ کی رضا حاصل کرنا اور تقویٰ اختیار کرنا ہے، نہ کہ صرف گوشت۔

سوال 4: سورۃ الحج میں مومنوں کی کیا پہچان بتائی گئی ہے؟

جواب: مومن وہ ہیں جن کے دل اللہ کے ذکر سے نرم ہو جاتے ہیں، جو نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

سوال 5: قیامت کے دن کی کیا کیفیت بیان کی گئی ہے؟

جواب: قیامت کے دن کی ہولناکی بیان کی گئی ہے کہ اس دن ہر انسان اپنی فکر میں ہوگا اور اللہ کے سوا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الحج کی روشنی میں حج کی اہمیت اور اس کے اسباق بیان کریں۔

جواب: حج اسلام کا پانچواں رکن ہے اور مسلمانوں کے اتحاد کی عظیم علامت ہے۔ دنیا بھر سے مسلمان ایک ہی لباس میں ایک ہی گھر کی طرف آتے ہیں، جس سے مساوات اور بھائی چارے کا درس ملتا ہے۔ حج انسان کو اپنی آخرت کی یاد دلاتا ہے، گناہوں سے توبہ کا موقع دیتا ہے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ حج سے صبر، نظم و ضبط اور ایثار کا سبق بھی ملتا ہے۔

سوال 2: قربانی کے اصل مقصود پر روشنی ڈالیں۔

جواب: قربانی کا اصل مقصود اللہ کی رضا اور تقویٰ ہے۔ قربانی ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت اور اللہ کی راہ میں سب کچھ قربان کرنے کے جذبے کی یاد دلاتی ہے۔ اس کا گوشت غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کرنا بھی اس کی اہمیت کا حصہ ہے، جس سے ایثار اور ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اللہ کو نہ گوشت پہنچتا ہے نہ خون، بلکہ بندے کا تقویٰ پہنچتا ہے۔

سبق 4: سورۃ الحج — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ حج اسلام کا کون سا رکن ہے؟
(الف) پہلا (ب) تیسرا (ج) پانچواں (د) دوسرا

2۔ حج کس پر فرض ہے؟
(الف) ہر مسلمان پر (ب) استطاعت رکھنے والے مسلمان پر (ج) صرف علما پر (د) صرف امیروں پر

3۔ قربانی کس نبی کی سنت ہے؟
(الف) حضرت موسیٰ (ب) حضرت ابراہیم (ج) حضرت نوح (د) حضرت یوسف

4۔ قربانی کا اصل مقصود کیا ہے؟
(الف) گوشت حاصل کرنا (ب) اللہ کی رضا اور تقویٰ (ج) شہرت حاصل کرنا (د) رسوم ادا کرنا

5۔ سورۃ الحج میں کس کی عظمت بیان ہوئی ہے؟
(الف) مسجد نبوی کی (ب) خانہ کعبہ کی (ج) مسجد اقصیٰ کی (د) محل کی

6۔ مومن کی پہچان کیا ہے؟
(الف) دولت (ب) اللہ کے ذکر سے دل کا نرم ہونا (ج) طاقت (د) شہرت

7۔ قیامت کے دن ہر انسان کس چیز میں مشغول ہوگا؟
(الف) کھیل میں (ب) اپنے اعمال کی فکر میں (ج) تجارت میں (د) سفر میں

8۔ حج مسلمانوں کے کس جذبے کی علامت ہے؟
(الف) تفریق کی (ب) اتحاد اور مساوات کی (ج) مقابلے کی (د) علیحدگی کی

9۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا کس کی نشانی ہے؟
(الف) کنجوسی کی (ب) ایمان کی (ج) دکھاوے کی (د) مجبوری کی

10۔ سورۃ الحج کا مرکزی موضوع کیا ہے؟
(الف) تجارت (ب) حج، قربانی اور قیامت (ج) زراعت (د) سیاست

جوابی کلید: 1۔ ج 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سبق 5: سورۃ الفرقان

سورۃ الفرقان مکی سورت ہے جس میں حق و باطل کے درمیان فرق واضح کیا گیا ہے۔ اس سورت میں اللہ کے نیک بندوں کی خوبیاں بیان ہوئی ہیں جنہیں عباد الرحمن کہا گیا ہے، اور قرآن کو حق و باطل میں فرق کرنے والا قرار دیا گیا ہے۔

اہم نکات

- قرآن مجید حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب ہے، اسی لیے اس کا ایک نام فرقان ہے۔
- اللہ کے نیک بندے زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جاہلوں سے الجھتے نہیں۔
- عباد الرحمن راتوں کو عبادت کرتے ہیں اور اللہ سے جہنم کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں۔
- نیک بندے خرچ میں میانہ روی اختیار کرتے ہیں، نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ کنجوسی۔
- وہ قتل، زنا اور جھوٹی گواہی جیسے بڑے گناہوں سے بچتے ہیں۔
- مشرکوں نے قرآن کے بارے میں جو اعتراضات کیے تھے ان کا جواب اس سورت میں دیا گیا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **فرقان:** حق و باطل میں فرق کرنے والا • **عباد الرحمن:** رحمن کے بندے، اللہ کے نیک بندے • **میانہ روی:** اعتدال، نہ افراط نہ تفریط

خلاصہ: سورۃ الفرقان ہمیں بتاتی ہے کہ قرآن حق و باطل کی کسوٹی ہے اور اللہ کے نیک بندوں کی زندگی عاجزی، عبادت، میانہ روی اور پاکیزگی سے عبارت ہوتی ہے۔

سبق 5: سورۃ الفرقان — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الفرقان کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں قرآن کو فرقان یعنی حق و باطل میں فرق کرنے والا کہا گیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ الفرقان رکھا گیا۔

سوال 2: عباد الرحمن کسے کہتے ہیں؟

جواب: عباد الرحمن اللہ کے وہ نیک بندے ہیں جن کی خوبیاں اس سورت میں بیان ہوئی ہیں، جیسے عاجزی، عبادت اور میانہ روی۔

سوال 3: اللہ کے نیک بندے زمین پر کیسے چلتے ہیں؟

جواب: اللہ کے نیک بندے زمین پر عاجزی اور وقار سے چلتے ہیں اور جاہلوں کے ساتھ الجھتے نہیں۔

سوال 4: خرچ میں میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

جواب: خرچ میں میانہ روی کا مطلب ہے نہ فضول خرچی کرنا اور نہ کنجوسی کرنا، بلکہ اعتدال سے خرچ کرنا۔

سوال 5: نیک بندے کن بڑے گناہوں سے بچتے ہیں؟

جواب: نیک بندے قتل، زنا اور جھوٹی گواہی جیسے بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الفرقان کی روشنی میں عباد الرحمن کی خوبیاں بیان کریں۔

جواب: سورۃ الفرقان میں عباد الرحمن کی کئی خوبیاں بیان ہوئی ہیں۔ وہ زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں، جاہلوں سے سلامتی کے ساتھ گزر جاتے ہیں، راتوں کو عبادت کرتے ہیں، اللہ سے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں، خرچ میں میانہ روی اختیار کرتے ہیں، اور قتل، زنا اور جھوٹ سے بچتے ہیں۔ جب وہ اللہ کی آیات سنتے ہیں تو ان پر غور کرتے ہیں۔ ان خوبیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا پسندیدہ بندہ وہ ہے جس کا کردار پاکیزہ ہو اور جس کی زندگی اعتدال پر قائم ہو۔

سوال 2: قرآن کو فرقان کیوں کہا گیا ہے؟

جواب: قرآن کو فرقان اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ حق و باطل، سچ و جھوٹ اور ہدایت و گمراہی میں فرق کر دیتا ہے۔ جو شخص قرآن کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے وہ حق کو پہچان لیتا ہے اور باطل سے بچ جاتا ہے۔ قرآن نے مشرکوں کے اعتراضات کا جواب دے کر حق کو واضح کر دیا۔ اس لیے قرآن ہر دور کے انسان کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے اور اس پر عمل ہی اصل کامیابی ہے۔

سبق 5: سورۃ الفرقان — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ فرقان کے معنی کیا ہیں؟
(الف) روشنی (ب) حق و باطل میں فرق کرنے والا (ج) کتاب (د) راستہ

2۔ عباد الرحمن کسے کہتے ہیں؟
(الف) فرشتوں کو (ب) اللہ کے نیک بندوں کو (ج) بادشاہوں کو (د) علما کو

3۔ اللہ کے نیک بندے زمین پر کیسے چلتے ہیں؟
(الف) تکبر سے (ب) عاجزی سے (ج) جلدی سے (د) شور مچا کر

4۔ خرچ میں میانہ روی کا مطلب کیا ہے؟
(الف) فضول خرچی (ب) کنجوسی (ج) اعتدال سے خرچ کرنا (د) خرچ نہ کرنا

5۔ نیک بندے راتوں کو کیا کرتے ہیں؟
(الف) سوتے ہیں (ب) عبادت کرتے ہیں (ج) کھیلتے ہیں (د) تجارت کرتے ہیں

6۔ سورۃ الفرقان کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی (ب) مکی (ج) دونوں (د) ان میں سے کوئی نہیں

7۔ قرآن کو فرقان کہنے کی وجہ کیا ہے؟
(الف) یہ لمبی کتاب ہے (ب) یہ حق و باطل میں فرق کرتی ہے (ج) یہ عربی میں ہے (د) یہ پرانی کتاب ہے

8۔ نیک بندے کس سے پناہ مانگتے ہیں؟
(الف) غربت سے (ب) جہنم کے عذاب سے (ج) بیماری سے (د) دشمن سے

9۔ جھوٹی گواہی دینا کیسا عمل ہے؟
(الف) اچھا (ب) بڑا گناہ (ج) جائز (د) معمولی بات

10۔ سورۃ الفرقان کا مرکزی پیغام کیا ہے؟
(الف) تجارت (ب) قرآن کی حقانیت اور نیک بندوں کی خوبیاں (ج) جنگ (د) سفر

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ج 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سبق 6: سورۃ الشعراء

سورۃ الشعراء مکی سورت ہے جس میں کئی انبیائے کرام کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ شاعروں کی باتوں اور قرآن کی سچائی میں بڑا فرق ہے، اور اللہ کے رسول کی دعوت حق پر مبنی ہے۔

اہم نکات

- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ اس سورت میں بیان ہوا ہے۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی اور بت پرستی کی تردید کی۔
- حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط اور حضرت شعیب علیہم السلام کی دعوت کا ذکر ہے۔
- ہر قوم نے اپنے نبی کو جھٹلایا اور اس کا انجام برا ہوا۔
- قرآن اللہ کا کلام ہے، یہ کسی شاعر یا کاہن کی بات نہیں۔
- شاعر عموماً خیالی باتیں کرتے ہیں جبکہ قرآن سچائی اور ہدایت کی کتاب ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **شعراء:** شاعر کی جمع • **تکذیب:** جھٹلانا، سچ نہ ماننا • **عذاب:** اللہ کی طرف سے سزا

خلاصہ: سورۃ الشعراء ہمیں بتاتی ہے کہ انبیائے کرام کی دعوت ایک تھی، جھٹلانے والی قوموں کا انجام برا ہوا، اور قرآن اللہ کا سچا کلام ہے جو شاعری نہیں بلکہ ہدایت ہے۔

سبق 6: سورۃ الشعراء — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الشعراء کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت کے آخر میں شاعروں کا ذکر آیا ہے، اس لیے اس کا نام سورۃ الشعراء رکھا گیا۔

سوال 2: سورۃ الشعراء میں کن انبیائے کرام کا ذکر ہے؟

جواب: اس سورت میں حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط اور حضرت شعیب علیہم السلام کا ذکر ہے۔

سوال 3: قوموں نے اپنے نبیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: قوموں نے اپنے نبیوں کو جھٹلایا اور ان کی دعوت کو نہ مانا، جس کے باعث ان پر عذاب آیا۔

سوال 4: قرآن اور شاعری میں کیا فرق ہے؟

جواب: شاعری خیالی اور جذباتی باتوں پر مبنی ہوتی ہے جبکہ قرآن اللہ کا سچا کلام اور ہدایت کی کتاب ہے۔

سوال 5: جھٹلانے والی قوموں کا کیا انجام ہوا؟

جواب: جھٹلانے والی قوموں پر اللہ کا عذاب آیا اور وہ ہلاک ہو گئیں۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الشعراء کی روشنی میں انبیائے کرام کی دعوت کا مشترک پیغام بیان کریں۔

جواب: سورۃ الشعراء میں کئی انبیائے کرام کے واقعات بیان ہوئے ہیں اور سب کی دعوت ایک ہی تھی — اللہ کی عبادت، شرک سے اجتناب اور آخرت کی تیاری۔ ہر نبی نے اپنی قوم کو سمجھایا لیکن قوموں نے تکبر کرتے ہوئے انہیں جھٹلایا۔ اس کے باوجود نبیوں نے صبر کیا اور دعوت جاری رکھی۔ اس سے سبق ملتا ہے کہ حق کی دعوت میں مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن حق پر قائم رہنا ہی کامیابی ہے۔

سوال 2: قرآن کی حقانیت کے بارے میں سورۃ الشعراء کیا بتاتی ہے؟

جواب: سورۃ الشعراء میں واضح کیا گیا ہے کہ قرآن کسی شاعر یا کاہن کی بات نہیں بلکہ اللہ کا نازل کردہ کلام ہے۔ مشرکوں نے قرآن کو شاعری کہا تھا لیکن سورت بتاتی ہے کہ شاعر خیالی باتیں کرتے ہیں اور ان کے پیچھے اکثر گمراہ لوگ چلتے ہیں، جبکہ قرآن سچائی، ہدایت اور انبیائے کرام کی تاریخ پر مبنی ہے۔ قرآن کی تعلیمات انسان کو اللہ کی طرف بلاتی ہیں اور یہی اس کی حقانیت کی دلیل ہے۔

سبق 6: سورۃ الشعراء — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ الشعراء میں کس کا ذکر زیادہ ہے؟
(الف) بادشاہوں کا (ب) انبیائے کرام کا (ج) تاجروں کا (د) شاعروں کا

2۔ شعراء کے معنی کیا ہیں؟
(الف) شاعروں (ب) بادشاہوں (ج) تاجروں (د) سپاہیوں

3۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کس کو دعوت دی تھی؟
(الف) نمرود کو (ب) فرعون کو (ج) قارون کو (د) ہامان کو

4۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس چیز کی تردید کی؟
(الف) توحید کی (ب) بت پرستی کی (ج) نماز کی (د) روزے کی

5۔ قوموں نے نبیوں کو کیا کیا؟
(الف) مان لیا (ب) جھٹلایا (ج) عزت دی (د) مدد کی

6۔ جھٹلانے والی قوموں کا انجام کیا ہوا؟
(الف) انعام ملا (ب) عذاب آیا (ج) بادشاہت ملی (د) کچھ نہیں ہوا

7۔ قرآن کس کا کلام ہے؟
(الف) شاعر کا (ب) اللہ کا (ج) کاہن کا (د) انسان کا

8۔ شاعری کی خصوصیت کیا ہے؟
(الف) سچائی (ب) خیالی باتیں (ج) ہدایت (د) قانون

9۔ سورۃ الشعراء کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی (ب) مکی (ج) دونوں (د) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ انبیائے کرام کی دعوت کا مشترک پیغام کیا تھا؟
(الف) دولت (ب) توحید (ج) جنگ (د) تجارت

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ الف 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سبق 7: سورۃ النمل

سورۃ النمل مکی سورت ہے جس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ اس سورت میں چیونٹی کا واقعہ، ملکہ سبا کا قصہ اور اللہ کی قدرت کی نشانیاں بیان ہوئی ہیں۔ یہ سورت شکر گزاری اور علم کی اہمیت کا درس دیتی ہے۔

اہم نکات

- حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے بڑی بادشاہت اور جانوروں کی بولی سمجھنے کی صلاحیت دی تھی۔
- چیونٹی نے اپنی قوم کو حضرت سلیمان کے لشکر سے خبردار کیا جس پر حضرت سلیمان مسکرائے اور اللہ کا شکر ادا کیا۔
- ملکہ سبا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پیغام کو سمجھا اور اللہ پر ایمان لے آئی۔
- حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کیا اور تکبر نہیں کیا۔
- اللہ کی قدرت کی نشانیاں زمین و آسمان میں ہر جگہ موجود ہیں۔
- شکر گزار بندہ اللہ کی نعمتوں میں اضافہ پاتا ہے اور ناشکری سے نعمتیں چھن جاتی ہیں۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **نمل:** چیونٹی • **شکر:** نعمت پر اللہ کا احسان ماننا • **ملکہ سبا:** یمن کی ملکہ بلقیس

خلاصہ: سورۃ النمل ہمیں سکھاتی ہے کہ علم اور بادشاہت اللہ کی نعمتیں ہیں، ان پر شکر ادا کرنا چاہیے، تکبر نہیں کرنا چاہیے، اور اللہ کی نشانیوں پر غور کرنا چاہیے۔

سبق 7: سورۃ النمل – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ النمل کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں چیونٹی (نمل) کا واقعہ بیان ہوا ہے، اس لیے اس کا نام سورۃ النمل رکھا گیا۔

سوال 2: حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے کیا نعمتیں دی تھیں؟

جواب: اللہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بڑی بادشاہت اور جانوروں کی بولی سمجھنے کی صلاحیت دی تھی۔

سوال 3: چیونٹی نے اپنی قوم کو کیا خبردار کیا تھا؟

جواب: چیونٹی نے اپنی قوم کو خبردار کیا کہ حضرت سلیمان کا لشکر آ رہا ہے، اس لیے اپنے بلوں میں چلے جاؤ۔

سوال 4: ملکہ سبا نے کیا فیصلہ کیا تھا؟

جواب: ملکہ سبا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پیغام پر غور کیا اور اللہ پر ایمان لے آئی۔

سوال 5: شکر گزاری کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: شکر گزاری سے اللہ کی نعمتیں بڑھتی ہیں اور بندہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: حضرت سلیمان علیہ السلام کی زندگی سے شکر گزاری کا سبق بیان کریں۔

جواب: حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے بڑی بادشاہت، علم اور جانوروں کی بولی سمجھنے کی نعمت دی تھی۔ لیکن انہوں نے ان نعمتوں پر تکبر نہیں کیا بلکہ ہر موقع پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ جب چیونٹی کی بات سن کر وہ مسکرائے تو انہوں نے دعا کی کہ اللہ انہیں شکر گزار بنائے۔ اس سے سبق ملتا ہے کہ نعمت چاہے کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو، اس پر شکر ادا کرنا چاہیے اور تکبر سے بچنا چاہیے۔

سوال 2: ملکہ سبا کے واقعے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: ملکہ سبا ایک طاقتور ملکہ تھی لیکن اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پیغام پر سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا۔ اس نے جلد بازی نہیں کی، اپنے مشیروں سے مشورہ کیا، حقیقت کو جانچا اور پھر اللہ پر ایمان لے آئی۔ اس سے سبق ملتا ہے کہ اہم فیصلوں میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے، مشورہ کرنا چاہیے اور سچائی کو پہچان کر اسے قبول کرنا چاہیے۔

سبق 7: سورۃ النمل — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ النمل میں کس نبی کا واقعہ بیان ہوا ہے؟
(الف) حضرت داؤد (ب) حضرت سلیمان (ج) حضرت موسیٰ (د) حضرت عیسیٰ

2۔ نمل کے معنی کیا ہیں؟
(الف) شہد کی مکھی (ب) چیونٹی (ج) پرندہ (د) سانپ

3۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے کیا صلاحیت دی تھی؟
(الف) پانی پر چلنا (ب) جانوروں کی بولی سمجھنا (ج) غیب جاننا (د) اڑنا

4۔ چیونٹی نے اپنی قوم کو کس سے خبردار کیا تھا؟
(الف) سیلاب سے (ب) حضرت سلیمان کے لشکر سے (ج) آگ سے (د) دشمن سے

5۔ ملکہ سبا کس ملک کی ملکہ تھی؟
(الف) مصر (ب) یمن (ج) شام (د) عراق

6۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے نعمتوں پر کیا کیا؟
(الف) تکبر کیا (ب) شکر ادا کیا (ج) چھپا لیا (د) ضائع کر دیا

7۔ شکر گزاری سے کیا ہوتا ہے؟
(الف) نعمتیں کم ہوتی ہیں (ب) نعمتیں بڑھتی ہیں (ج) کچھ نہیں ہوتا (د) مشکل آتی ہے

8۔ ملکہ سبا نے آخر میں کیا کیا؟
(الف) جنگ کی (ب) ایمان لے آئی (ج) فرار ہو گئی (د) انکار کر دیا

9۔ سورۃ النمل کا مرکزی سبق کیا ہے؟
(الف) جنگ (ب) شکر گزاری اور علم (ج) تجارت (د) سفر

10۔ اللہ کی نشانیاں کہاں موجود ہیں؟
(الف) صرف آسمان میں (ب) زمین و آسمان میں ہر جگہ (ج) صرف سمندر میں (د) کہیں نہیں

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سبق 8: سورۃ القصص

سورۃ القصص مکی سورت ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا تفصیلی قصہ بیان ہوا ہے — ان کی پیدائش، فرعون کے محل میں پرورش، مدین کی طرف ہجرت، نبوت اور فرعون کے مقابلے کا ذکر ہے۔ اس سورت میں قارون کے تکبر اور اس کے انجام کا واقعہ بھی ہے۔

اہم نکات

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت فرعون بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کر رہا تھا۔
- اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حفاظت کی اور وہ فرعون کے محل میں پلے بڑھے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین کی طرف ہجرت کی اور وہاں نیک زندگی گزاری۔
- اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا کی اور فرعون کی طرف بھیجا۔
- قارون دولت پر تکبر کرتا تھا اور اس کا انجام یہ ہوا کہ وہ اپنے خزانوں سمیت زمین میں دھنس گیا۔
- یہ سورت بتاتی ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے اور ظالموں کو ہلاک کرتا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **قصص:** قصے، واقعات • **ہجرت:** اللہ کی رضا کے لیے وطن چھوڑنا • **قارون:** حضرت موسیٰ کے زمانے کا دولت مند متکبر شخص

خلاصہ: سورۃ القصص ہمیں سکھاتی ہے کہ اللہ اپنے بندوں کی ہر حال میں حفاظت کرتا ہے، دولت پر تکبر برا ہے، اور صبر و استقامت ہی اصل کامیابی ہے۔

سبق 8: سورۃ القصص — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ القصص میں کس نبی کا تفصیلی قصہ بیان ہوا ہے؟

جواب: سورۃ القصص میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا تفصیلی قصہ بیان ہوا ہے۔

سوال 2: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت کیا حالات تھے؟

جواب: اس وقت فرعون بنی اسرائیل کے نومولود بیٹوں کو قتل کر رہا تھا۔

سوال 3: حضرت موسیٰ علیہ السلام کہاں پلے بڑھے تھے؟

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کی حفاظت میں فرعون کے محل میں پلے بڑھے۔

سوال 4: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین کی طرف کیوں ہجرت کی تھی؟

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک حادثے کے بعد اپنی جان بچانے اور اللہ کی رضا کے لیے مدین کی طرف ہجرت کی تھی۔

سوال 5: قارون کا کیا انجام ہوا؟

جواب: قارون دولت پر تکبر کرتا تھا، اس لیے وہ اپنے خزانوں سمیت زمین میں دھنس گیا۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ القصص کی روشنی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے اللہ کی حفاظت کا سبق بیان کریں۔

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی اللہ کی حفاظت کی بہترین مثال ہے۔ ان کی پیدائش ایسے وقت میں ہوئی جب فرعون بچوں کو قتل کر رہا تھا، لیکن اللہ نے ان کی ماں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ انہیں دریا میں ڈال دے، اور پھر وہی بچہ فرعون کے محل میں پلا۔ دشمن کے گھر میں پرورش پانا اور پھر اسی دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہونا اللہ کی قدرت کی نشانی ہے۔ اس سے سبق ملتا ہے کہ اللہ جس کی حفاظت چاہے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

سوال 2: قارون کے واقعے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: قارون بہت دولت مند تھا لیکن اس نے اپنی دولت پر تکبر کیا اور اللہ کا شکر ادا نہیں کیا۔ اس نے اپنی دولت کو اپنی محنت کا نتیجہ سمجھا اور غریبوں کی مدد سے انکار کر دیا۔ اس کا انجام یہ ہوا کہ وہ اپنے خزانوں سمیت زمین میں دھنس گیا۔ اس واقعے سے سبق ملتا ہے کہ دولت اللہ کی نعمت ہے، اس پر تکبر نہیں کرنا چاہیے بلکہ شکر ادا کر کے اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے۔

سبق 8: سورۃ القصص — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ القصص میں کس نبی کا تفصیلی قصہ ہے؟
(الف) حضرت ابراہیم (ب) حضرت موسیٰ (ج) حضرت نوح (د) حضرت یوسف

2۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت فرعون کیا کر رہا تھا؟
(الف) محل بنا رہا تھا (ب) بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کر رہا تھا (ج) جنگ کر رہا تھا (د) تجارت کر رہا تھا

3۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہاں پلے بڑھے؟
(الف) اپنے گھر میں (ب) فرعون کے محل میں (ج) مدین میں (د) جنگل میں

4۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کس طرف ہجرت کی تھی؟
(الف) مصر (ب) مدین (ج) شام (د) یمن

5۔ قارون کس چیز پر تکبر کرتا تھا؟
(الف) طاقت پر (ب) دولت پر (ج) علم پر (د) خوبصورتی پر

6۔ قارون کا انجام کیا ہوا؟
(الف) بادشاہ بن گیا (ب) زمین میں دھنس گیا (ج) ہجرت کر گیا (د) معافی مل گئی

7۔ قصص کے معنی کیا ہیں؟
(الف) قصے اور واقعات (ب) قوانین (ج) دعائیں (د) نظمیں

8۔ اللہ اپنے نیک بندوں کی کیا کرتا ہے؟
(الف) آزمائش میں چھوڑ دیتا ہے (ب) حفاظت کرتا ہے (ج) نظر انداز کرتا ہے (د) سزا دیتا ہے

9۔ دولت پر تکبر کا انجام کیسا ہوتا ہے؟
(الف) اچھا (ب) برا (ج) کچھ نہیں ہوتا (د) انعام ملتا ہے

10۔ سورۃ القصص کا مرکزی سبق کیا ہے؟
(الف) تجارت (ب) اللہ کی حفاظت اور تکبر کا انجام (ج) زراعت (د) سفر

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ الف 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سبق 9: سورۃ العنکبوت

سورۃ العنکبوت مکی سورت ہے جس میں ایمان کی آزمائش کا ذکر ہے۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ صرف زبان سے ایمان کا دعویٰ کافی نہیں، بلکہ مصیبتوں میں ثابت قدم رہنا ہی اصل ایمان ہے۔ مکڑی کے جالے کی مثال سے شرک کی کمزوری واضح کی گئی ہے۔

اہم نکات

- اللہ تعالیٰ مومنوں کو آزماتا ہے تاکہ سچے اور جھوٹے ایمان میں فرق واضح ہو جائے۔
- مصیبت میں صبر کرنا اور اللہ پر بھروسہ رکھنا مومن کی پہچان ہے۔
- مکڑی کا جالا کمزور ترین گھر ہے، اسی طرح اللہ کے سوا جن پر بھروسہ کیا جاتا ہے وہ کمزور سہارے ہیں۔
- حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کی دعوت اور ان کی قوموں کے رویے کا ذکر ہے۔
- نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔
- والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے، لیکن اللہ کی نافرمانی میں ان کی اطاعت جائز نہیں۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **عنکبوت**: مکڑی • **آزمائش**: امتحان، جانچ • **ثابت قدم**: مضبوطی سے قائم رہنے والا

خلاصہ: سورۃ العنکبوت ہمیں سکھاتی ہے کہ ایمان آزمائش سے ثابت ہوتا ہے، اللہ کے سوا ہر سہارا مکڑی کے جالے جتنا کمزور ہے، اور نماز و صبر مومن کی طاقت ہیں۔

سبق 9: سورۃ العنکبوت — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ العنکبوت کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں مکڑی (عنکبوت) کے جالے کی مثال دی گئی ہے، اس لیے اس کا نام سورۃ العنکبوت رکھا گیا۔

سوال 2: ایمان کی آزمائش سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایمان کی آزمائش کا مطلب ہے کہ اللہ مومنوں کو مصیبتوں سے آزماتا ہے تاکہ سچا ایمان ظاہر ہو جائے۔

سوال 3: مکڑی کے جالے کی مثال سے کیا سمجھایا گیا ہے؟

جواب: مکڑی کا جالا سب سے کمزور گھر ہوتا ہے، اسی طرح اللہ کے سوا جن معبودوں پر بھروسہ کیا جاتا ہے وہ کمزور سہارے ہیں۔

سوال 4: نماز کا کیا فائدہ بتایا گیا ہے؟

جواب: نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔

سوال 5: والدین کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے، لیکن اگر وہ اللہ کی نافرمانی کا کہیں تو ان کی اطاعت نہیں کرنی۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ العنکبوت کی روشنی میں ایمان کی آزمائش کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ العنکبوت کے شروع میں ہی بتایا گیا ہے کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ صرف ایمان کا دعویٰ کر لینے سے وہ آزمائش سے بچ جائیں گے۔ اللہ ہر مومن کو آزماتا ہے تاکہ سچے اور جھوٹے میں فرق ہو جائے۔ انبیائے کرام اور نیک لوگوں کی زندگیاں آزمائشوں سے بھری ہوئی تھیں لیکن وہ صبر کرتے رہے۔ اس سے سبق ملتا ہے کہ مصیبت آنے پر گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ صبر اور دعا سے اللہ کی مدد مانگنی چاہیے۔

سوال 2: مکڑی کے جالے کی مثال کی وضاحت کریں۔

جواب: سورۃ العنکبوت میں اللہ نے مکڑی کے جالے کی مثال دی ہے۔ مکڑی کا گھر تمام گھروں سے کمزور ہوتا ہے، ہوا کا ایک جھونکا اسے اڑا لے جاتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں پر بھروسہ کرتے ہیں ان کا سہارا بھی اتنا ہی کمزور ہوتا ہے۔ اللہ ہی سب سے مضبوط سہارا ہے، اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ یہ مثال شرک کی بے بنیادی کو بہت خوبصورتی سے واضح کر دیتی ہے۔

سبق 9: سورۃ العنکبوت — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ عنکبوت کے معنی کیا ہیں؟
(الف) شہد کی مکھی (ب) مکڑی (ج) چیونٹی (د) پرندہ

2۔ ایمان کی آزمائش کا مقصد کیا ہے؟
(الف) سزا دینا (ب) سچے اور جھوٹے میں فرق کرنا (ج) دولت دینا (د) مشکل پیدا کرنا

3۔ مکڑی کا گھر کیسا ہوتا ہے؟
(الف) سب سے مضبوط (ب) سب سے کمزور (ج) درمیانہ (د) پتھر کا

4۔ اللہ کے سوا دوسروں پر بھروسہ کیسا ہے؟
(الف) مضبوط سہارا (ب) مکڑی کے جالے جتنا کمزور (ج) بہترین (د) ضروری

5۔ نماز کس چیز سے روکتی ہے؟
(الف) رزق سے (ب) برائی اور بے حیائی سے (ج) علم سے (د) تجارت سے

6۔ مصیبت میں مومن کیا کرتا ہے؟
(الف) مایوس ہو جاتا ہے (ب) صبر کرتا ہے (ج) شکایت کرتا ہے (د) بھاگ جاتا ہے

7۔ والدین کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟
(الف) سختی سے (ب) حسن سلوک سے (ج) لاپرواہی سے (د) سختی اور حسن سلوک دونوں سے

8۔ اللہ کی نافرمانی میں والدین کی اطاعت کیسی ہے؟
(الف) جائز (ب) جائز نہیں (ج) ضروری (د) مستحب

9۔ اللہ کا ذکر کیسا عمل ہے؟
(الف) معمولی (ب) سب سے بڑی چیز (ج) بے فائدہ (د) مشکل

10۔ سورۃ العنکبوت کا مرکزی پیغام کیا ہے؟
(الف) تجارت (ب) ایمان کی آزمائش اور صبر (ج) جنگ (د) سفر

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سبق 10: سورۃ الروم

سورۃ الروم مکی سورت ہے جس میں رومیوں کی شکست اور پھر ان کی فتح کی پیش گوئی بیان ہوئی ہے۔ اس سورت میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں — آسمان و زمین کی تخلیق، دن رات کا بدلنا، اور انسانوں کے اختلافات — بیان ہوئی ہیں۔

اہم نکات

- سورت کے شروع میں رومیوں کی شکست اور چند سال بعد ان کی فتح کی خبر دی گئی تھی جو پوری ہوئی۔
- اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں آسمان و زمین کی تخلیق اور دن رات کا نظام شامل ہے۔
- انسانوں کی زبانوں اور رنگوں کا اختلاف اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔
- اللہ مردہ زمین کو بارش سے زندہ کرتا ہے، اسی طرح وہ مردوں کو بھی زندہ کرے گا۔
- توحید ہی اصل دین ہے اور شرک سے بچنا ضروری ہے۔
- اللہ کی نعمتوں پر غور کرنا ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **روم:** رومی سلطنت، موجودہ ترکی اور یورپ کا علاقہ • **نشانی:** علامت، دلیل • **احیاء:** دوبارہ زندہ کرنا

خلاصہ: سورۃ الروم ہمیں سکھاتی ہے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے، کائنات کی نشانیاں اللہ کی قدرت کی دلیل ہیں، اور آخرت پر ایمان عقل و فطرت کے مطابق ہے۔

سبق 10: سورۃ الروم – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الروم میں کس کی فتح کی پیش گوئی کی گئی تھی؟

جواب: سورۃ الروم میں رومیوں کی شکست کے بعد چند سال میں ان کی فتح کی پیش گوئی کی گئی تھی۔

سوال 2: رومیوں کی فتح کی پیش گوئی کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور رومی فتح یاب ہوئے، جس سے قرآن کی سچائی ثابت ہوئی۔

سوال 3: اللہ کی قدرت کی کون سی نشانیاں اس سورت میں بیان ہوئی ہیں؟

جواب: آسمان و زمین کی تخلیق، دن رات کا بدلنا، زبانوں اور رنگوں کا اختلاف اللہ کی نشانیاں ہیں۔

سوال 4: مردہ زمین کے زندہ ہونے سے کیا سمجھایا گیا ہے؟

جواب: جس طرح اللہ بارش سے مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے اسی طرح وہ قیامت کے دن مردوں کو بھی زندہ کرے گا۔

سوال 5: زبانوں اور رنگوں کے اختلاف سے کیا ثابت ہوتا ہے؟

جواب: زبانوں اور رنگوں کا اختلاف اللہ کی قدرت اور حکمت کی نشانی ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الروم کی روشنی میں اللہ کی قدرت کی نشانیوں پر غور کرنے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ الروم میں اللہ کی قدرت کی کئی نشانیاں بیان ہوئی ہیں۔ آسمان و زمین کی تخلیق، دن اور رات کا نظام، بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا، اور انسانوں کی زبانوں و رنگوں کا اختلاف — یہ سب اللہ کی قدرت کی دلیل ہیں۔ جو شخص ان نشانیوں پر غور کرتا ہے اس کا ایمان مضبوط ہوتا ہے اور وہ سمجھ جاتا ہے کہ یہ کائنات بغیر خالق کے نہیں بن سکتی۔ اس لیے مومن کو چاہیے کہ وہ کائنات پر غور کرے اور اللہ کی عظمت کو پہچانے۔

سوال 2: رومیوں کی فتح کی پیش گوئی سے قرآن کی سچائی کیسے ثابت ہوتی ہے؟

جواب: جب سورۃ الروم نازل ہوئی تو رومی ایرانیوں سے شکست کھا چکے تھے اور کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ چند سال میں فتح یاب ہوں گے۔ لیکن قرآن نے واضح پیش گوئی کی کہ چند سال میں رومی غالب آجائیں گے۔ چند سال بعد یہ پیش گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ یہ واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے، کیونکہ انسان مستقبل کی ایسی یقینی خبر نہیں دے سکتا۔

سبق 10: سورۃ الروم — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ الروم میں کس کی فتح کی پیش گوئی کی گئی تھی؟
(الف) ایرانیوں کی (ب) رومیوں کی (ج) مصریوں کی (د) عربوں کی

2۔ رومیوں کی فتح کی پیش گوئی پوری ہوئی یا نہیں؟
(الف) نہیں ہوئی (ب) پوری ہوئی (ج) آدھی پوری ہوئی (د) ابھی تک نہیں ہوئی

3۔ اللہ کی نشانیوں میں کیا شامل ہے؟
(الف) صرف آسمان (ب) آسمان و زمین کی تخلیق (ج) صرف سمندر (د) صرف پہاڑ

4۔ زبانوں اور رنگوں کا اختلاف کس کی نشانی ہے؟
(الف) انسان کی (ب) اللہ کی قدرت کی (ج) موسم کی (د) جغرافیے کی

5۔ بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا کس بات کی دلیل ہے؟
(الف) کھیتی کی (ب) آخرت میں دوبارہ زندہ ہونے کی (ج) موسم کی تبدیلی کی (د) پانی کی اہمیت کی

6۔ اللہ کا وعدہ کیسا ہوتا ہے؟
(الف) جھوٹا (ب) سچا (ج) مشکوک (د) عارضی

7۔ سورۃ الروم کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی (ب) مکی (ج) دونوں (د) ان میں سے کوئی نہیں

8۔ کائنات پر غور کرنے سے ایمان کیسا ہوتا ہے؟
(الف) کمزور (ب) مضبوط (ج) ختم ہو جاتا ہے (د) کچھ نہیں ہوتا

9۔ توحید کا مطلب کیا ہے؟
(الف) کئی خدا ماننا (ب) ایک اللہ کو ماننا (ج) بتوں کی عبادت (د) فرشتوں کی عبادت

10۔ سورۃ الروم کا مرکزی پیغام کیا ہے؟
(الف) تجارت (ب) اللہ کی قدرت کی نشانیاں اور قرآن کی سچائی (ج) جنگ (د) سفر

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سبق 11: سورۃ لقمان

سورۃ لقمان مکی سورت ہے جس میں حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو کی گئی نصیحتیں بیان ہوئی ہیں۔ یہ سورت والدین کے حقوق، شکر گزاری، نماز کی پابندی اور اچھے اخلاق کا درس دیتی ہے۔

اہم نکات

- حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو سب سے پہلے شرک سے بچنے کی نصیحت کی۔
- والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خدمت کا حکم دیا گیا ہے۔
- نماز قائم کرنا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا مومن کی پہچان ہے۔
- مصیبت میں صبر کرنا اور اللہ پر بھروسہ رکھنا ضروری ہے۔
- زمین پر تکبر سے نہیں چلنا چاہیے اور آواز کو پست رکھنا چاہیے۔
- اللہ کی نعمتیں بے شمار ہیں اور ان پر شکر ادا کرنا چاہیے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **لقمان:** حکیم شخص جن کی نصیحتیں مشہور ہیں • **حکمت:** دانائی اور صحیح فیصلہ کرنے کی صلاحیت • **احسان:** بھلائی کرنا

خلاصہ: سورۃ لقمان ہمیں سکھاتی ہے کہ بچوں کی بہترین تربیت توحید، والدین کی خدمت، نماز، صبر اور اچھے اخلاق کی تعلیم سے ہوتی ہے۔

سبق 11: سورۃ لقمان — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو سب سے پہلی نصیحت کیا کی تھی؟

جواب: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو سب سے پہلے شرک سے بچنے کی نصیحت کی تھی۔

سوال 2: شرک کو کیا کہا گیا ہے؟

جواب: شرک کو بہت بڑا ظلم کہا گیا ہے۔

سوال 3: والدین کے بارے میں سورۃ لقمان میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خدمت کا حکم دیا گیا ہے۔

سوال 4: مومن کی پہچان کیا بتائی گئی ہے؟

جواب: مومن نماز قائم کرتا ہے، نیکی کا حکم دیتا ہے، برائی سے روکتا ہے اور مصیبت میں صبر کرتا ہے۔

سوال 5: تکبر سے چلنے کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

جواب: زمین پر تکبر سے نہیں چلنا چاہیے کیونکہ اللہ متکبر کو پسند نہیں کرتا۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: حضرت لقمان کی نصیحتوں کی روشنی میں بچوں کی تربیت کے اصول بیان کریں۔

جواب: حضرت لقمان کی نصیحتیں بچوں کی تربیت کا بہترین نمونہ ہیں۔ سب سے پہلے بچے کو توحید سکھانی چاہیے اور شرک سے بچانا چاہیے۔ پھر والدین کی خدمت اور حسن سلوک کی تعلیم دینی چاہیے۔ نماز کی پابندی، نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا سکھانا چاہیے۔ مصیبت میں صبر اور اللہ پر بھروسہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ آخر میں عاجزی، میانہ روی اور اچھے اخلاق کی تعلیم دینی چاہیے۔ یہ اصول آج کے دور میں بھی بچوں کی بہترین تربیت کے لیے کافی ہیں۔

سوال 2: والدین کے حقوق پر سورۃ لقمان کی روشنی میں روشنی ڈالیں۔

جواب: سورۃ لقمان میں والدین کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اللہ نے اپنی عبادت کے ساتھ والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ ماں نے بچے کو تکلیف اٹھا کر پالا ہوتا ہے، اس لیے اس کی خدمت سب سے زیادہ ضروری ہے۔ والدین کی خدمت اللہ کی رضا کا ذریعہ ہے۔ اگر والدین اللہ کی نافرمانی کا کہیں تو ان کی اطاعت نہیں کرنی، لیکن پھر بھی ان کے ساتھ دنیا میں اچھا سلوک کرنا چاہیے۔

سبق 11: سورۃ لقمان — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ حضرت لقمان کس چیز کے لیے مشہور تھے؟
(الف) دولت (ب) حکمت (ج) طاقت (د) شہرت

2۔ حضرت لقمان نے بیٹے کو سب سے پہلے کس سے بچنے کی نصیحت کی؟
(الف) جھوٹ سے (ب) شرک سے (ج) چوری سے (د) غیبت سے

3۔ شرک کو کیا کہا گیا ہے؟
(الف) معمولی گناہ (ب) بہت بڑا ظلم (ج) جائز عمل (د) اچھی عادت

4۔ والدین کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟
(الف) سختی سے (ب) حسن سلوک سے (ج) لاپرواہی سے (د) غصے سے

5۔ مومن کی پہچان کیا ہے؟
(الف) دولت کمانا (ب) نماز قائم کرنا اور صبر کرنا (ج) شہرت حاصل کرنا (د) سفر کرنا

6۔ زمین پر کیسے چلنا چاہیے؟
(الف) تکبر سے (ب) عاجزی سے (ج) دوڑ کر (د) شور مچا کر

7۔ مصیبت میں کیا کرنا چاہیے؟
(الف) مایوس ہونا (ب) صبر کرنا (ج) شکایت کرنا (د) بھاگ جانا

8۔ اللہ کی نعمتیں کیسی ہیں؟
(الف) کم (ب) بے شمار (ج) محدود (د) ختم ہونے والی

9۔ نیکی کا حکم دینا کس کی پہچان ہے؟
(الف) منافق کی (ب) مومن کی (ج) ظالم کی (د) کافر کی

10۔ سورۃ لقمان کا مرکزی پیغام کیا ہے؟
(الف) تجارت (ب) بچوں کی تربیت اور اچھے اخلاق (ج) جنگ (د) سفر

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سبق 12: سورۃ السجدہ

سورۃ السجدہ مکی سورت ہے جس میں اللہ کی قدرت، انسان کی تخلیق اور قیامت کے دن کا ذکر ہے۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ سچے مومن وہ ہیں جو اللہ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور راتوں کو عبادت کرتے ہیں۔

اہم نکات

- اللہ نے آسمان و زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور پھر عرش پر جلوہ فرما ہوا۔
- انسان کو مٹی سے پیدا کیا گیا اور اس میں اپنی روح پھونکی گئی۔
- قیامت کے دن مجرم اپنے اعمال پر شرمندہ ہوں گے اور اللہ سے مہلت مانگیں گے۔
- سچے مومن راتوں کو اٹھ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔
- اللہ نے مومنوں کے لیے جنت کی نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں کوئی آنکھ نہیں دیکھ سکی۔
- ہدایت اللہ کی طرف سے ہے اور اس کی کتاب میں کوئی شک نہیں۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **سجدہ**: اللہ کے سامنے پیشانی زمین پر رکھنا • **تخلیق** پیدا کرنا • **عرش**: اللہ کا تخت، اس کی بادشاہت کی علامت

خلاصہ: سورۃ السجدہ ہمیں سکھاتی ہے کہ اللہ ہی خالق ہے، انسان کی اصل مٹی سے ہے، قیامت کا دن یقینی ہے، اور سچے مومن کی پہچان عبادت اور سجدہ ہے۔

سبق 12: سورۃ السجدہ — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ السجدہ کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں سجدے کا ذکر آیا ہے، اس لیے اس کا نام سورۃ السجدہ رکھا گیا۔

سوال 2: اللہ نے انسان کو کس چیز سے پیدا کیا؟

جواب: اللہ نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔

سوال 3: سچے مومن کی کیا پہچان بتائی گئی ہے؟

جواب: سچے مومن راتوں کو اٹھ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے سامنے سجدہ کرتے ہیں۔

سوال 4: قیامت کے دن مجرم کیا کریں گے؟

جواب: قیامت کے دن مجرم اپنے اعمال پر شرمندہ ہوں گے اور اللہ سے مہلت مانگیں گے۔

سوال 5: مومنوں کے لیے کیا تیار کیا گیا ہے؟

جواب: مومنوں کے لیے جنت کی وہ نعمتیں تیار کی گئی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے نہیں دیکھا۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ السجدہ کی روشنی میں انسان کی تخلیق پر غور کرنے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ السجدہ میں بتایا گیا ہے کہ اللہ نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا، اسے بہترین شکل دی اور اس میں اپنی روح پھونکی۔ انسان کو سننے، دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیتیں دی گئیں۔ اس تخلیق پر غور کرنے سے انسان کو اللہ کی قدرت کا اندازہ ہوتا ہے اور وہ سمجھ جاتا ہے کہ جس نے اسے پہلی بار پیدا کیا وہ اسے دوبارہ بھی زندہ کر سکتا ہے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی تخلیق پر غور کرے اور اللہ کا شکر ادا کرے۔

سوال 2: سچے مومن کی خصوصیات بیان کریں۔

جواب: سورۃ السجدہ میں سچے مومن کی خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔ وہ اللہ کی آیات سن کر سجدے میں گر جاتے ہیں، راتوں کو اٹھ کر عبادت کرتے ہیں، خوف اور امید کے ساتھ اللہ کو پکارتے ہیں، اور اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔ ان کے لیے جنت کی نعمتیں تیار ہیں۔ ان خصوصیات سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کی زندگی عبادت، خوف خدا اور سخاوت سے عبارت ہوتی ہے۔

سبق 12: سورۃ السجدہ — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سجدہ کے معنی کیا ہیں؟
(الف) کھڑے ہونا (ب) اللہ کے سامنے پیشانی زمین پر رکھنا (ج) بیٹھنا (د) چلنا

2۔ اللہ نے انسان کو کس چیز سے پیدا کیا؟
(الف) پانی سے (ب) مٹی سے (ج) آگ سے (د) ہوا سے

3۔ سچے مومن راتوں کو کیا کرتے ہیں؟
(الف) سوتے ہیں (ب) عبادت کرتے ہیں (ج) کھیلتے ہیں (د) تجارت کرتے ہیں

4۔ قیامت کے دن مجرم کیا کریں گے؟
(الف) خوش ہوں گے (ب) شرمندہ ہوں گے اور مہلت مانگیں گے (ج) انعام پائیں گے (د) بھاگ جائیں گے

5۔ مومنوں کے لیے جنت کی نعمتیں کیسی ہیں؟
(الف) معمولی (ب) کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں (ج) دنیا جیسی (د) محدود

6۔ قرآن کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟
(الف) اس میں شک ہے (ب) اس میں کوئی شک نہیں (ج) یہ پرانی کتاب ہے (د) یہ شاعری ہے

7۔ اللہ نے آسمان و زمین کو کتنے دنوں میں پیدا کیا؟
(الف) ایک دن (ب) چھ دن (ج) سات دن (د) دس دن

8۔ انسان کو کون سی صلاحیتیں دی گئیں؟
(الف) صرف دیکھنا (ب) سننا، دیکھنا اور سمجھنا (ج) صرف سننا (د) صرف چلنا

9۔ سورۃ السجدہ کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی (ب) مکی (ج) دونوں (د) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ سورۃ السجدہ کا مرکزی پیغام کیا ہے؟
(الف) تجارت (ب) اللہ کی قدرت، قیامت اور مومن کی عبادت (ج) جنگ (د) سفر

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سبق 13: سورۃ سبا

سورۃ سبا مکی سورت ہے جس میں قوم سبا کا واقعہ بیان ہوا ہے جنہیں اللہ نے باغات کی نعمت دی تھی لیکن ناشکری کی وجہ سے ان کی نعمتیں چھن گئیں۔ اس سورت میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کا بھی ذکر ہے جنہوں نے نعمتوں پر شکر ادا کیا۔

اہم نکات

- قوم سبا کو اللہ نے سرسبز باغات اور خوشحالی کی نعمت دی تھی۔
- قوم سبا نے اللہ کی ناشکری کی جس کے باعث ان کے باغات برباد ہو گئے۔
- حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ نے زبور عطا کی اور پہاڑوں کو ان کے ساتھ تسبیح کرنے کا حکم دیا۔
- حضرت سلیمان علیہ السلام نے نعمتوں پر شکر ادا کیا اور اللہ کی اطاعت کی۔
- ناشکری سے نعمتیں چھن جاتی ہیں اور شکر سے نعمتیں بڑھتی ہیں۔
- قیامت کے دن ہر انسان کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **سبا**: یمن کی ایک قدیم قوم • **ناشکری**: نعمت پر اللہ کا احسان نہ ماننا • **زبور**: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب

خلاصہ: سورۃ سبا ہمیں سکھاتی ہے کہ نعمتیں اللہ کی امانت ہیں، ان پر شکر ادا کرنا چاہیے، ناشکری سے نعمتیں چھن جاتی ہیں، اور انبیائے کرام شکر گزاری کی بہترین مثال ہیں۔

سبق 13: سورۃ سبا — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: قوم سبا کو اللہ نے کیا نعمت دی تھی؟

جواب: اللہ نے قوم سبا کو سرسبز باغات اور خوشحالی کی نعمت دی تھی۔

سوال 2: قوم سبا کے باغات کیوں برباد ہوئے؟

جواب: قوم سبا نے اللہ کی ناشکری کی جس کے باعث ان کے باغات برباد ہو گئے۔

سوال 3: حضرت داؤد علیہ السلام پر کون سی کتاب نازل ہوئی تھی؟

جواب: حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور نازل ہوئی تھی۔

سوال 4: حضرت سلیمان علیہ السلام نے نعمتوں پر کیا کیا تھا؟

جواب: حضرت سلیمان علیہ السلام نے نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔

سوال 5: ناشکری کا کیا انجام ہوتا ہے؟

جواب: ناشکری سے اللہ کی نعمتیں چھن جاتی ہیں۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: قوم سبا کے واقعے سے ہمیں شکر گزاری کا کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: قوم سبا کو اللہ نے سرسبز باغات، پھلوں اور خوشحالی کی بے مثال نعمتیں دی تھیں۔ لیکن انہوں نے اللہ کا شکر ادا کرنے کے بجائے ناشکری کی اور اللہ سے منہ موڑ لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے باغات برباد ہو گئے اور ان کی جگہ کڑوے پھلوں والے درخت آ گئے۔ اس واقعے سے سبق ملتا ہے کہ نعمتوں پر شکر ادا کرنا چاہیے، کیونکہ شکر سے نعمتیں بڑھتی ہیں اور ناشکری سے چھن جاتی ہیں۔

سوال 2: حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کی زندگیوں سے شکر کا سبق بیان کریں۔

جواب: حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کو اللہ نے بڑی نعمتیں دی تھیں — بادشاہت، علم اور کتاب۔ لیکن دونوں نے ان نعمتوں پر تکبر نہیں کیا بلکہ ہر وقت اللہ کا شکر ادا کیا۔ حضرت داؤد پہاڑوں کے ساتھ اللہ کی تسبیح کرتے تھے اور حضرت سلیمان ہر نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرتے تھے۔ ان کی زندگیوں سے سبق ملتا ہے کہ نعمت چاہے کتنی ہی بڑی ہو، اس کا صحیح استعمال شکر اور اللہ کی اطاعت ہے۔

سبق 13: سورۃ سبا — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ قوم سبا کہاں کی قوم تھی؟

(الف) مصر (ب) یمن (ج) شام (د) عراق

2۔ قوم سبا کو کیا نعمت دی گئی تھی؟

(الف) دولت (ب) سرسبز باغات (ج) بادشاہت (د) علم

3۔ قوم سبا کے باغات کیوں برباد ہوئے؟

(الف) سیلاب سے (ب) ناشکری کی وجہ سے (ج) جنگ سے (د) خشک سالی سے

4۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر کون سی کتاب نازل ہوئی؟

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآن

5۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے نعمتوں پر کیا کیا؟

(الف) تکبر کیا (ب) شکر ادا کیا (ج) چھپا لیا (د) ضائع کر دیا

6۔ شکر سے نعمتیں کیا ہوتی ہیں؟

(الف) کم ہوتی ہیں (ب) بڑھتی ہیں (ج) ختم ہوتی ہیں (د) کچھ نہیں ہوتا

7۔ ناشکری کا انجام کیا ہوتا ہے؟

(الف) انعام (ب) نعمتیں چھن جاتی ہیں (ج) خوشحالی (د) کامیابی

8۔ سورۃ سبا کس دور کی سورت ہے؟

(الف) مدنی (ب) مکی (ج) دونوں (د) ان میں سے کوئی نہیں

9۔ قیامت کے دن کیا ہوگا؟

(الف) انعام کی تقسیم (ب) اعمال کا حساب (ج) نیا جہان (د) کچھ نہیں

10۔ سورۃ سبا کا مرکزی سبق کیا ہے؟

(الف) تجارت (ب) شکر گزاری اور ناشکری کا انجام (ج) جنگ (د) سفر

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سبق 14: سورۃ فاطر

سورۃ فاطر مکی سورت ہے جس میں اللہ کی تخلیق کی عظمت بیان ہوئی ہے۔ اس سورت میں فرشتوں کا ذکر ہے جو اللہ کے پیغامبر ہیں، اور بتایا گیا ہے کہ اللہ ہی تمام مخلوق کا خالق اور رازق ہے۔

اہم نکات

- اللہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور اس نے فرشتوں کو پیغامبر بنایا ہے۔
- اللہ جس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دے اسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔
- اللہ ہی تمام مخلوق کو رزق دیتا ہے، اس کے سوا کوئی رازق نہیں۔
- دنیا کی زندگی دھوکا ہے، اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے۔
- اللہ کے نیک بندے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔
- علم والے لوگ ہی اللہ سے صحیح معنوں میں ڈرتے ہیں۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **فاطر**: پیدا کرنے والا، خالق • **رزق**: اللہ کی طرف سے ملنے والی روزی • **تسبیح**: اللہ کی پاکی بیان کرنا

خلاصہ: سورۃ فاطر ہمیں سکھاتی ہے کہ اللہ ہی خالق و رازق ہے، دنیا کی زندگی عارضی ہے، علم اور عبادت ہی اصل کامیابی کا راستہ ہیں۔

سبق 14: سورۃ فاطر — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ فاطر کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت کے شروع میں اللہ کو فاطر یعنی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا کہا گیا ہے، اس لیے اس کا نام سورۃ فاطر رکھا گیا۔

سوال 2: فرشتے کس کام کے لیے ہیں؟

جواب: فرشتے اللہ کے پیغامبر ہیں جو اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔

سوال 3: رزق کون دیتا ہے؟

جواب: تمام مخلوق کو رزق صرف اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

سوال 4: دنیا کی زندگی کیسی ہے؟

جواب: دنیا کی زندگی عارضی اور دھوکا دینے والی ہے، اصل کامیابی آخرت کی ہے۔

سوال 5: اللہ سے سب سے زیادہ کون ڈرتا ہے؟

جواب: علم والے لوگ اللہ سے سب سے زیادہ ڈرتے ہیں کیونکہ وہ اس کی عظمت کو سمجھتے ہیں۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ فاطر کی روشنی میں اللہ کی تخلیق پر غور کرنے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ فاطر میں اللہ کی تخلیق کی عظمت بیان ہوئی ہے۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، فرشتوں کو پیغامبر بنایا، اور ہر مخلوق کو رزق دیا۔ انسان کو چاہیے کہ وہ کائنات کی تخلیق پر غور کرے — آسمان کی وسعت، زمین کی پیداوار، اور اپنی زندگی کی ضروریات — یہ سب اللہ کی قدرت کی دلیل ہیں۔ جو شخص ان پر غور کرتا ہے وہ اللہ کی عظمت کو پہچان لیتا ہے اور اس کی عبادت میں مخلص ہو جاتا ہے۔

سوال 2: علم کی اہمیت پر سورۃ فاطر کی روشنی میں روشنی ڈالیں۔

جواب: سورۃ فاطر میں بتایا گیا ہے کہ علم والے لوگ ہی اللہ سے صحیح معنوں میں ڈرتے ہیں۔ علم انسان کو اللہ کی عظمت سے آشنا کرتا ہے اور اسے برائی سے روکتا ہے۔ جو شخص اللہ کو جانتا ہے وہ اس کی نافرمانی سے ڈرتا ہے۔ اس لیے علم حاصل کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے، کیونکہ علم ہی انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے اور اس کی زندگی کو ہدایت پر قائم رکھتا ہے۔

سبق 14: سورۃ فاطر — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ فاطر کے معنی کیا ہیں؟
(الف) رازق (ب) پیدا کرنے والا (ج) مالک (د) حاکم

2۔ فرشتے کس کے پیغامبر ہیں؟
(الف) بادشاہ کے (ب) اللہ کے (ج) انسانوں کے (د) جنوں کے

3۔ رزق کون دیتا ہے؟
(الف) انسان (ب) صرف اللہ (ج) فرشتے (د) حکومت

4۔ دنیا کی زندگی کیسی ہے؟
(الف) ہمیشہ کی (ب) عارضی اور دھوکا دینے والی (ج) اصل زندگی (د) بے فائدہ

5۔ اللہ کے نیک بندے کیا کرتے ہیں؟
(الف) قرآن کی تلاوت اور نماز قائم کرتے ہیں (ب) سوتے ہیں (ج) کھیلتے ہیں (د) تجارت کرتے ہیں

6۔ اللہ سے سب سے زیادہ کون ڈرتا ہے؟
(الف) دولت مند (ب) علم والے (ج) طاقتور (د) بادشاہ

7۔ اللہ کی رحمت کے دروازے کون بند کر سکتا ہے؟
(الف) انسان (ب) کوئی نہیں (ج) فرشتے (د) شیطان

8۔ اصل کامیابی کس میں ہے؟
(الف) دنیا میں (ب) آخرت میں (ج) دولت میں (د) شہرت میں

9۔ سورۃ فاطر کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی (ب) مکی (ج) دونوں (د) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ سورۃ فاطر کا مرکزی پیغام کیا ہے؟
(الف) تجارت (ب) اللہ کی تخلیق، رزق اور علم کی اہمیت (ج) جنگ (د) سفر

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ الف 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سبق 15: سورۃ یٰس

سورۃ یٰس مکی سورت ہے جسے قرآن کا دل کہا جاتا ہے۔ اس سورت میں رسول کی سچائی، قیامت کے دن اور اللہ کی قدرت کی نشانیاں بیان ہوئی ہیں۔ اس میں ایک بستی کا واقعہ بھی ہے جس کے لوگوں نے رسولوں کو جھٹلایا تھا۔

اہم نکات

- قرآن حکمت والی کتاب ہے اور رسول کی رسالت سچی ہے۔
- ایک بستی کے لوگوں نے اللہ کے رسولوں کو جھٹلایا اور ان کا انجام برا ہوا۔
- ایک نیک شخص نے اپنی قوم کو رسولوں کی پیروی کی نصیحت کی لیکن قوم نے اسے قتل کر دیا۔
- اللہ کی قدرت کی نشانیاں — سورج، چاند، دن رات اور سمندر — ہر طرف موجود ہیں۔
- قیامت کے دن ہر انسان کے اعمال اس کے سامنے آجائیں گے۔
- اللہ جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اس کے لیے صرف اتنا کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **یٰس:** سورت کے شروع کے حروف، ان کا اصل معنی اللہ ہی جانتا ہے • **حکمت:** دانائی • **قیامت:** آخرت کا دن

خلاصہ: سورۃ یٰس ہمیں سکھاتی ہے کہ قرآن سچا ہے، رسول کی دعوت حق ہے، اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہر جگہ ہیں، اور قیامت کا دن یقینی ہے۔

سبق 15: سورۃ یٰس — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ یٰس کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: سورۃ یٰس کو قرآن کا دل کہا جاتا ہے۔

سوال 2: سورۃ یٰس کا مرکزی موضوع کیا ہے؟

جواب: سورۃ یٰس کا مرکزی موضوع رسول کی سچائی، قیامت اور اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

سوال 3: بستی کے لوگوں نے رسولوں کے ساتھ کیا کیا؟

جواب: بستی کے لوگوں نے رسولوں کو جھٹلایا اور ان کی دعوت کو نہ مانا۔

سوال 4: نیک شخص نے اپنی قوم کو کیا نصیحت کی تھی؟

جواب: نیک شخص نے اپنی قوم کو رسولوں کی پیروی کرنے اور اللہ پر ایمان لانے کی نصیحت کی تھی۔

سوال 5: اللہ کی قدرت کی کون سی نشانیاں بیان ہوئی ہیں؟

جواب: سورج، چاند، دن رات کا نظام اور سمندر اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ یٰس کی روشنی میں رسولوں کی دعوت اور جھٹلانے والوں کا انجام بیان کریں۔

جواب: سورۃ یٰس میں ایک بستی کا واقعہ بیان ہوا ہے جس میں اللہ نے رسول بھیجے۔ بستی کے لوگوں نے رسولوں کو جھٹلایا اور انہیں دھمکایا۔ ایک نیک شخص نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ رسولوں کی بات مان لو، لیکن قوم نے اسے بھی قتل کر دیا۔ اس کا انجام یہ ہوا کہ اللہ کا عذاب آیا اور پوری بستی ہلاک ہو گئی۔ اس واقعے سے سبق ملتا ہے کہ رسولوں کو جھٹلانے کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے اور حق کی دعوت دینے والے کو اللہ کا اجر ملتا ہے۔

سوال 2: سورۃ یٰس کی روشنی میں اللہ کی قدرت کی نشانیوں پر روشنی ڈالیں۔

جواب: سورۃ یٰس میں اللہ کی قدرت کی کئی نشانیاں بیان ہوئی ہیں۔ سورج اور چاند اپنے اپنے مدار میں چلتے ہیں، دن اور رات کا نظام قائم ہے، اور سمندر میں کشتیاں چلتی ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے چل رہا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ ان نشانیوں پر غور کرے اور سمجھے کہ جس نے یہ نظام بنایا ہے وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

سبق 15: سورۃ یٰس — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ یٰس کو کیا کہا جاتا ہے؟
(الف) قرآن کا سر (ب) قرآن کا دل (ج) قرآن کی جان (د) قرآن کی روشنی

2۔ قرآن کیسی کتاب ہے؟
(الف) شاعری کی (ب) حکمت والی (ج) تاریخ کی (د) قصوں کی

3۔ بستی کے لوگوں نے رسولوں کو کیا کیا؟
(الف) مان لیا (ب) جھٹلایا (ج) عزت دی (د) مدد کی

4۔ نیک شخص نے قوم کو کیا نصیحت کی؟
(الف) جنگ کرو (ب) رسولوں کی پیروی کرو (ج) ہجرت کرو (د) تجارت کرو

5۔ اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں کیا شامل ہے؟
(الف) صرف آسمان (ب) سورج، چاند اور دن رات (ج) صرف سمندر (د) صرف پہاڑ

6۔ قیامت کے دن کیا ہوگا؟
(الف) انعام کی تقسیم (ب) اعمال سامنے آجائیں گے (ج) نیا جہان بنے گا (د) کچھ نہیں ہوگا

7۔ اللہ جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اس کے لیے کیا کہتا ہے؟
(الف) بن جاؤ (ب) ہو جا (ج) آجاؤ (د) چلے جاؤ

8۔ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا؟
(الف) انعام ملا (ب) عذاب آیا (ج) بادشاہت ملی (د) کچھ نہیں ہوا

9۔ سورۃ یٰس کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی (ب) مکی (ج) دونوں (د) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ سورۃ یٰس کا مرکزی پیغام کیا ہے؟
(الف) تجارت (ب) رسول کی سچائی اور قیامت (ج) جنگ (د) سفر

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سبق 16: سورۃ الصافات

سورۃ الصافات مکی سورت ہے جس میں فرشتوں کی صفوں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی اور دیگر انبیائے کرام کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ اس سورت میں توحید کی سچائی اور شرک کی تردید بیان ہوئی ہے۔

اہم نکات

- فرشتے صف بہ صف اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے کی قربانی دینے کی تیاری کی تھی۔
- اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کو قبول کیا اور ان کے بیٹے کی جگہ قربانی کا انتظام کیا۔
- حضرت نوح، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت الیاس اور حضرت لوط علیہم السلام کا ذکر ہے۔
- مشرکوں کے عقائد کی تردید کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں۔
- قیامت کے دن نیک لوگ کامیاب ہوں گے اور بدکاروں کو اپنے انجام کا سامنا کرنا ہوگا۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **صافات:** صفیں باندھنے والے، فرشتے • **قربانی:** اللہ کی رضا کے لیے کچھ قربان کرنا • **اطاعت:** حکم ماننا

خلاصہ: سورۃ الصافات ہمیں سکھاتی ہے کہ اللہ کی عبادت میں فرشتے بھی صف بستہ ہیں، حضرت ابراہیم کی اطاعت قربانی کی بہترین مثال ہے، اور توحید ہی اصل دین ہے۔

سبق 16: سورۃ الصافات — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الصافات کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت کے شروع میں صف باندھنے والے فرشتوں کا ذکر آیا ہے، اس لیے اس کا نام سورۃ الصافات رکھا گیا۔

سوال 2: فرشتے اللہ کی عبادت کیسے کرتے ہیں؟

جواب: فرشتے صف بہ صف کھڑے ہو کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔

سوال 3: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربانی کی تیاری کیوں کی تھی؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم کی اطاعت میں اپنے بیٹے کی قربانی دینے کی تیاری کی تھی۔

سوال 4: اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کا کیا صلہ دیا؟

جواب: اللہ نے ان کی اطاعت کو قبول کیا اور ان کے بیٹے کی جگہ قربانی کا انتظام فرما دیا۔

سوال 5: سورۃ الصافات میں کن انبیائے کرام کا ذکر ہے؟

جواب: اس سورت میں حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت الیاس اور حضرت لوط علیہم السلام کا ذکر ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کے واقعے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم پر اپنے پیارے بیٹے کی قربانی دینے کی تیاری کر لی تھی۔ باپ اور بیٹا دونوں اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر چکے تھے۔ اللہ نے ان کی اطاعت کو قبول کیا اور بیٹے کی جگہ قربانی کا انتظام فرما دیا۔ اس واقعے سے سبق ملتا ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے سب کچھ قربان کرنے کا جذبہ ہی اصل ایمان ہے، اور اللہ اپنے بندوں کی اطاعت کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔

سوال 2: سورۃ الصافات کی روشنی میں توحید کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ الصافات میں توحید کی سچائی اور شرک کی تردید بیان ہوئی ہے۔ فرشتے بھی اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ مشرکوں نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہا تھا جس کی اس سورت میں سختی سے تردید کی گئی ہے۔ توحید کا مطلب ہے کہ اللہ اکیلا معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور صرف اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔ یہی اسلام کی بنیاد ہے۔

سبق 16: سورۃ الصافات — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ صافات کے معنی کیا ہیں؟
(الف) اڑنے والے (ب) صفیں باندھنے والے (ج) چلنے والے (د) بیٹھنے والے

2۔ فرشتے اللہ کی عبادت کیسے کرتے ہیں؟
(الف) اکیلے (ب) صف بہ صف (ج) بیٹھ کر (د) لیٹ کر

3۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس کی قربانی کی تیاری کی تھی؟
(الف) اپنے مال کی (ب) اپنے بیٹے کی (ج) اپنے گھر کی (د) اپنے اونٹ کی

4۔ اللہ نے حضرت ابراہیم کی اطاعت کا کیا صلہ دیا؟
(الف) کچھ نہیں (ب) بیٹے کی جگہ قربانی کا انتظام کیا (ج) دولت دی (د) بادشاہت دی

5۔ سورۃ الصافات میں کن کا ذکر ہے؟
(الف) بادشاہوں کا (ب) انبیائے کرام کا (ج) تاجروں کا (د) کسانوں کا

6۔ مشرکوں نے فرشتوں کے بارے میں کیا کہا تھا؟
(الف) وہ اللہ کے بندے ہیں (ب) وہ اللہ کی بیٹیاں ہیں (ج) وہ انسان ہیں (د) وہ جن ہیں

7۔ توحید کا مطلب کیا ہے؟
(الف) کئی خدا ماننا (ب) ایک اللہ کو ماننا (ج) بتوں کی عبادت (د) فرشتوں کی عبادت

8۔ قیامت کے دن نیک لوگ کیسے ہوں گے؟
(الف) ناکام (ب) کامیاب (ج) پریشان (د) مایوس

9۔ سورۃ الصافات کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی (ب) مکی (ج) دونوں (د) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ حضرت ابراہیم کی قربانی سے کیا سبق ملتا ہے؟
(الف) دولت کمانا (ب) اللہ کی اطاعت میں سب کچھ قربان کرنا (ج) تجارت کرنا (د) سفر کرنا

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سبق 17: سورۃ ص

سورۃ ص مکی سورت ہے جس میں حضرت داؤد، حضرت سلیمان اور حضرت ایوب علیہم السلام کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ اس سورت میں صبر، توبہ اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کا درس دیا گیا ہے، اور تکبر کرنے والوں کے انجام کا ذکر ہے۔

اہم نکات

- حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ نے بادشاہت اور حکمت عطا کی تھی۔
- حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنی غلطی پر اللہ سے توبہ کی اور اللہ نے انہیں معاف کر دیا۔
- حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے بڑی بادشاہت دی اور انہوں نے شکر ادا کیا۔
- حضرت ایوب علیہ السلام نے بیماری میں صبر کیا اور اللہ نے انہیں شفا دی۔
- تکبر کرنے والے شیطان نے اللہ کے حکم سے انکار کیا اور اس کا انجام برا ہوا۔
- قرآن نصیحت کی کتاب ہے اور اس پر عمل کرنے والا ہی کامیاب ہوتا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **توبہ**: گناہ سے پلٹ کر اللہ کی طرف رجوع کرنا • **حکمت**: دانائی • **تکبر**: اپنے آپ کو بڑا سمجھنا

خلاصہ: سورۃ ص ہمیں سکھاتی ہے کہ غلطی پر توبہ کرنا چاہیے، مصیبت میں صبر کرنا چاہیے، نعمتوں پر شکر ادا کرنا چاہیے، اور تکبر سے بچنا چاہیے۔

سبق 17: سورۃ ص – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ ص میں کن انبیائے کرام کا ذکر ہے؟

جواب: سورۃ ص میں حضرت داؤد، حضرت سلیمان اور حضرت ایوب علیہم السلام کا ذکر ہے۔

سوال 2: حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ نے کیا عطا کیا تھا؟

جواب: اللہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو بادشاہت اور حکمت عطا کی تھی۔

سوال 3: حضرت داؤد علیہ السلام نے غلطی پر کیا کیا تھا؟

جواب: حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنی غلطی پر اللہ سے توبہ کی تھی اور اللہ نے انہیں معاف کر دیا تھا۔

سوال 4: حضرت ایوب علیہ السلام نے بیماری میں کیا کیا تھا؟

جواب: حضرت ایوب علیہ السلام نے بیماری میں صبر کیا تھا اور اللہ سے دعا کی تھی۔

سوال 5: شیطان کا کیا انجام ہوا؟

جواب: شیطان نے تکبر کرتے ہوئے اللہ کے حکم سے انکار کیا تھا، اس لیے وہ اللہ کی رحمت سے محروم ہو گیا۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت ایوب علیہ السلام طویل عرصے تک بیماری اور مصیبت میں مبتلا رہے۔ انہوں نے اپنی بیماری پر شکایت نہیں کی بلکہ صبر کیا اور اللہ سے دعا کرتے رہے۔ اللہ نے ان کے صبر کو قبول کیا اور انہیں شفا عطا کر کے پہلے سے بہتر حالت دی۔ اس سے سبق ملتا ہے کہ مصیبت میں صبر اور دعا ہی نجات کا راستہ ہے، اور اللہ صبر کرنے والوں کو بہترین اجر دیتا ہے۔

سوال 2: توبہ کی اہمیت پر سورۃ ص کی روشنی میں روشنی ڈالیں۔

جواب: سورۃ ص میں حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ بیان ہوا ہے کہ جب انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا تو انہوں نے فوراً اللہ سے توبہ کی اور اللہ نے انہیں معاف کر دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے اور بندے کو اپنی غلطی پر فوراً توبہ کرنی چاہیے۔ توبہ سے انسان کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اللہ اسے اپنی رحمت سے نوازتا ہے۔ غلطی پر اصرار کرنا شیطان کا طریقہ ہے جبکہ توبہ کرنا انبیائے کرام کا طریقہ ہے۔

سبق 17: سورۃ ص — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ ص میں کس نبی کا ذکر ہے؟
(الف) حضرت نوح (ب) حضرت داؤد (ج) حضرت یوسف (د) حضرت شعیب

2۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو کیا عطا کیا گیا تھا؟
(الف) دولت (ب) بادشاہت اور حکمت (ج) طاقت (د) شہرت

3۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے غلطی پر کیا کیا؟
(الف) اصرار کیا (ب) توبہ کی (ج) چھپایا (د) انکار کیا

4۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے نعمتوں پر کیا کیا؟
(الف) تکبر کیا (ب) شکر ادا کیا (ج) ضائع کر دیا (د) چھپا لیا

5۔ حضرت ایوب علیہ السلام کس چیز کی مثال ہیں؟
(الف) دولت کی (ب) صبر کی (ج) طاقت کی (د) شہرت کی

6۔ شیطان نے اللہ کے حکم سے کیوں انکار کیا؟
(الف) جہالت سے (ب) تکبر سے (ج) خوف سے (د) بھول سے

7۔ توبہ کا مطلب کیا ہے؟
(الف) اصرار کرنا (ب) گناہ سے پلٹ کر اللہ کی طرف رجوع کرنا (ج) چھپانا (د) انکار کرنا

8۔ اللہ توبہ کرنے والے کے ساتھ کیا کرتا ہے؟
(الف) سزا دیتا ہے (ب) معاف کر دیتا ہے (ج) نظر انداز کرتا ہے (د) ناراض ہوتا ہے

9۔ سورۃ ص کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی (ب) مکی (ج) دونوں (د) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ سورۃ ص کا مرکزی سبق کیا ہے؟
(الف) تجارت (ب) توبہ، صبر اور شکر (ج) جنگ (د) سفر

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سبق 18: سورۃ الاحقاف

سورۃ الاحقاف مکی سورت ہے جس میں قوم عاد اور حضرت ہود علیہ السلام کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ اس سورت میں والدین کے حقوق، جنات کے قرآن سننے کا واقعہ اور آخرت کی یاد دہانی بیان ہوئی ہے۔

اہم نکات

- قوم عاد طاقتور قوم تھی لیکن اس نے حضرت ہود علیہ السلام کو جھٹلایا۔
- قوم عاد نے اپنی طاقت پر تکبر کیا اور اللہ کے عذاب کا شکار ہوئی۔
- والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے، خاص طور پر ماں کی خدمت کا۔
- جنات کی ایک جماعت نے قرآن سنا اور اس پر ایمان لے آئی۔
- قیامت کے دن ہر انسان کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔
- قرآن اللہ کا کلام ہے اور اس کی سچائی کی دلیل اس کے اندر موجود ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **احقاف:** ریت کے ٹیلے، قوم عاد کا علاقہ • **عاد:** حضرت ہود علیہ السلام کی قوم • **جنات:** آگ سے پیدا کی گئی مخلوق

خلاصہ: سورۃ الاحقاف ہمیں سکھاتی ہے کہ طاقت پر تکبر برا ہے، والدین کی خدمت ضروری ہے، قرآن کی سچائی ہر سننے والے پر اثر کرتی ہے، اور آخرت کی تیاری ہی اصل کامیابی ہے۔

سبق 18: سورۃ الاحقاف — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الاحقاف میں کس قوم کا ذکر ہے؟

جواب: سورۃ الاحقاف میں قوم عاد کا ذکر ہے۔

سوال 2: قوم عاد کو کس نبی نے دعوت دی تھی؟

جواب: قوم عاد کو حضرت ہود علیہ السلام نے دعوت دی تھی۔

سوال 3: قوم عاد کا کیا انجام ہوا؟

جواب: قوم عاد نے تکبر کرتے ہوئے نبی کو جھٹلایا تھا، اس لیے اس پر اللہ کا عذاب آیا۔

سوال 4: والدین کے بارے میں اس سورت میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے، خاص طور پر ماں کی خدمت اور اس کی تکلیفوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

سوال 5: جنات نے قرآن سن کر کیا کیا؟

جواب: جنات کی ایک جماعت نے قرآن سنا اور اس پر ایمان لے آئی اور اپنی قوم کو بھی اس کی دعوت دی۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: قوم عاد کے واقعے سے ہمیں تکبر کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: قوم عاد جسمانی طاقت اور تعمیرات میں بہت آگے تھی۔ انہوں نے اپنی طاقت پر تکبر کیا اور حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت کو ٹھکرا دیا۔ وہ کہتے تھے کہ ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے۔ اللہ نے ان پر سخت ہوا کا عذاب بھیجا جس نے ان کی بستی کو تباہ کر دیا۔ اس واقعے سے سبق ملتا ہے کہ طاقت اور دولت پر تکبر نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ اللہ کی قدرت کے سامنے انسان کی طاقت کچھ بھی نہیں۔

سوال 2: جنات کے قرآن سننے کے واقعے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ الاحقاف میں بیان ہوا ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے قرآن سنا تو وہ اس سے بہت متاثر ہوئی اور ایمان لے آئی۔ انہوں نے اپنی قوم کو جا کر قرآن کی دعوت دی اور بتایا کہ یہ کتاب حق کی طرف ہدایت کرتی ہے۔ اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی سچائی ہر سننے والے کے دل پر اثر کرتی ہے، چاہے وہ انسان ہو یا جن۔ قرآن ہدایت کا سرچشمہ ہے اور جو اسے غور سے سنتا ہے وہ حق کو پہچان لیتا ہے۔

سبق 18: سورۃ الاحقاف — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ احقاف کے معنی کیا ہیں؟
(الف) پہاڑ (ب) ریت کے ٹیلے (ج) دریا (د) جنگل

2۔ قوم عاد کو کس نبی نے دعوت دی تھی؟
(الف) حضرت صالح (ب) حضرت ہود (ج) حضرت نوح (د) حضرت لوط

3۔ قوم عاد کس چیز پر تکبر کرتی تھی؟
(الف) علم پر (ب) طاقت پر (ج) دولت پر (د) خوبصورتی پر

4۔ قوم عاد کا انجام کیا ہوا؟
(الف) انعام ملا (ب) اللہ کا عذاب آیا (ج) بادشاہت ملی (د) کچھ نہیں ہوا

5۔ والدین کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟
(الف) سختی سے (ب) حسن سلوک سے (ج) لاپرواہی سے (د) غصے سے

6۔ جنات نے قرآن سن کر کیا کیا؟
(الف) انکار کیا (ب) ایمان لے آئے (ج) بھاگ گئے (د) جنگ کی

7۔ قرآن کس کی طرف ہدایت کرتا ہے؟
(الف) دولت کی طرف (ب) حق کی طرف (ج) جنگ کی طرف (د) تجارت کی طرف

8۔ قیامت کے دن کیا ہوگا؟
(الف) انعام کی تقسیم (ب) اعمال کا حساب (ج) نیا جہان (د) کچھ نہیں

9۔ سورۃ الاحقاف کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی (ب) مکی (ج) دونوں (د) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ سورۃ الاحقاف کا مرکزی سبق کیا ہے؟
(الف) تجارت (ب) تکبر کا انجام اور والدین کے حقوق (ج) جنگ (د) سفر

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

دہرائی کے لیے اہم نکات

پورے کتاب کی دہرائی کے لیے ہر سورت کے تین سوال اپنے آپ سے پوچھیں: اس سورت کا مرکزی پیغام کیا ہے؟ اس میں کن انبیائے کرام کا ذکر ہے؟ اس سے ہماری عملی زندگی کے لیے کیا سبق ملتا ہے؟

مرکزی مضامین ایک نظر میں

- توحید: اللہ اکیلا معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔
- رسالت: تمام نبیوں کی دعوت ایک تھی — اللہ کی عبادت اور شرک سے اجتناب۔
- آخرت: قیامت کے دن ہر انسان کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔
- صبر: مصیبت میں صبر کرنا مومن کی پہچان ہے۔
- شکر: نعمتوں پر شکر ادا کرنا چاہیے، ناشکری سے نعمتیں چھن جاتی ہیں۔
- والدین: والدین کے ساتھ حسن سلوک اللہ کی رضا کا ذریعہ ہے۔
- توبہ: غلطی پر فوراً توبہ کرنی چاہیے، اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔
- قرآن: قرآن حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب ہے اور ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

امتحان کی تیاری

- ہر سورت کے اہم الفاظ کے معانی اچھی طرح یاد کریں۔
- ہر سورت کا تعارف اور مرکزی مضمون اپنے الفاظ میں لکھنے کی مشق کریں۔
- معروضی سوالات کی جوابی کلید سے اپنے جوابات ملائیں۔
- مختصر سوالات کے جوابات دو سے تین جملوں میں لکھنے کی عادت ڈالیں۔

یہ نوٹس سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ کی نہم جماعت ترجمہ القرآن المجید کی کتاب کے مطابق تیار کیے گئے ہیں اور سندھ کے تمام بورڈز — کراچی، حیدرآباد، سکھر، لاڑکانہ اور میرپورخاص — کے طلبہ کے لیے ہیں۔